مُسلسل اِشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

جولائی 2022ء | ذوالحج ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۷ | جلد: ۲۶

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

الحمدللہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر مذہبی جماعتوں کی مسلسل محنت اور جدوجہد سے قادیانیوں کے ہتھکنڈے ناکام بنا کر

آیت وحدیث ختم نبوت پر مشتمل بورڈ

چناب نگر ٹول پلازہ پر نصب کر دیا گیا ہے

حج دبستان... کامیابی کی سند

قربانی کی مشروعیت

پی ایس سی بلوچستان کے نصاب سے قادیانی امدادی کتاب کا اخراج

تہذیب و شائستگی کا فقدان

میٹرو بس راولپنڈی کا ختمِ نبوت اسٹیشن

چناب نگر میں آیت خاتم النبیین اور حدیث مبارکہ کے بورڈ کی تنصیب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ : ۷ جلد : ۲۶

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد قاسم رحمانی	چوہدری محمد اقبال
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا عبدالرزاق

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

تہذیب وشائستگی کا فقدان	مولانا سید محمود میاں/مولانا عزیز الرحمٰن	03

مقالات ومضامین

نعت النبی ﷺ (منظوم)	حبیب تلونڈی/جگر مراد آبادی	06
فضائل صحابہ کرامؓ از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	07
حج دبستان......کامیابی کی سند	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	11
قربانی کی مشروعیت	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	16
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	18
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:7)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	20

شخصیات

حضرت مولانا عارف حجازی کا مکہ مکرمہ میں وصال	مولانا اللہ وسایا	25
حضرت مولانا قاری محمد غازی لاہور کا وصال	// //	26
جناب لالہ عباس پسروری کا وصال	// //	27
حافظ محمد بن ظفر اقبال کا وصال	// //	27

ردِ قادیانیت

محاسبہ قادیانیت جلد ۷ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	28
چناب نگر میں آیت خاتم النّبیین اور حدیث مبارکہ کے بورڈ کی تنصیب	مولانا توصیف احمد	33
میٹرو بس راولپنڈی کا ختم نبوت اسٹیشن	جناب محمد زاہد	34
پی ایس سی بلوچستان کے نصاب سے قادیانی امدادی کتاب کا اخراج	مولانا محمد اویس	37
مرزا قادیانی کی دس ناکامیاں	مولانا عتیق الرحمٰن	41
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قسط نمبر:2)	مولانا مقبول احمد سیوہاروی	42
مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت (قسط نمبر:9)	حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	44

متفرقات

سہ روزہ ختم نبوت کورس پشاور کی روئیداد	جناب عنایت اللہ پشاور	49
تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	51
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

تہذیب وشائستگی کا فقدان

ہمارے ملک عزیز پاکستان کے نامور دو دینی جامعات جامعہ مدنیہ جدید لاہور اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے ترجمان رسائل (۱) ماہنامہ انوار مدینہ لاہور کے مدیر شہیر حضرت مولانا سید محمود میاں شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ اور (۲) ماہنامہ البلاغ کے مدیر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی کے تحریر فرمودہ دونوں رسائل کے اداریئے (انوار مدینہ کا مکمل اداریہ اور البلاغ کے اداریہ کا اقتباس) ہم اس دفعہ ماہنامہ لولاک کے ادارتی صفحات میں نقل کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ اللہ رب العزت جل شانہ اسلامیان وطن کو تمام قدیم وجدید فتن سے مامون فرمائیں۔ آمین!　ادارہ!

ماہنامہ انوار مدینہ لاہور کا اداریہ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم. امّا بعد!

عالم کفر اور دجالی قوتیں یہ بات بخوبی جانتی ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے بالکلیہ ختم نہیں کیا جاسکتا مگر مسلمانوں ہی کے اندر تعلیم وثقافت کے نام پر مذہبی بے راہ روی اور الحاد کو رواج دے کر ان کو آپس میں دست وگریباں کیا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کی سیاست مذہبی قیادت سے محروم ہوکر انتشار کا شکار ہوجائے گی اور ان کی معیشت وتجارت دجالی قوتوں کی راہ داریوں میں کشکول لئے بھٹکتی رہا کرے گی۔

اپنی اس انتشاری سازش میں وہ بہت حد تک کامیابی حاصل کرچکے ہیں۔ قادیانی اور آغا خانی ان دجالی قوتوں کے آلہ کار ہیں جو گھات لگائے بیٹھے ہیں۔

نو دریافت کردہ کھلاڑی عمران خان نیازی کی بنائی نومولود سیاسی پارٹی ’’پاکستان تحریک انصاف‘‘ ان دجالی قوتوں کی پوری دنیا بالخصوص پاکستان میں کمین گاہ اور مرکز ہے، جو مذہب کا نام لے کر دجالی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہے۔ ان کا سب سے اہم ہدف ’’علماء امت‘‘ ہیں جن کو نشانہ پر لینے کے لئے نام نہاد اور بے بصیرت علماء کو اپنے ساتھ ملاکر اہل حق علماء کی پگڑیاں اچھالی جارہی ہیں!

صرف قصہ کہانیوں پر مشتمل غیر علمی اور مزاحیہ بیانات کی بنیاد پر سادہ لوح عوام میں کھوکھلی شہرت کے حامل یہ سیاسی اور علمی طور پر ناپختہ علماء اس دجالی فتنہ کا خطرناک حد تک شکار ہو چکے ہیں اور جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے مدمقابل بدنام کر کے معاشرہ میں بے اثر کرنے کی کوشش کرتے تھے یہ قادیانی اور دجالی فتنہ میں مبتلا علماء بھی علماء حق کو بدنام کرنے کا سبب بن رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس میں علماء کی قدرومنزلت بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔

گاڑیوں پر ایسے سٹیکر لگے ہوئے دیکھے جا رہے ہیں جن پر عمران خان نیازی کی تصویر کے ساتھ **Peace Be Upon Him** (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا ہے۔ والعیاذ باللہ! ایسے ٹویٹ بھی نشر کئے جا رہے ہیں جن پر تحریر ہے کہ:

☆ ...... ''مجھے تو لگتا ہے ہمارا خدا بھی چوروں سے مل گیا ہے...... کہاں ہے خدا کی مدد؟ کیوں نہیں حق پر چلنے والوں کا ساتھ دے رہا؟ حق اور باطل کی جنگ میں باطل کو سزا کیوں نہیں ہو رہی۔''

☆ ...... ''شکریہ عمران خان، ٹیم کو واپس اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا اور تم عمران خان کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

☆ ...... ''اس جنگ میں خاندان اور شخصیت تو کیا ہم اسلام بھی چھوڑ دیں گے اگر عمران خان حکم دے کہ اسلام چھوڑ دو تو ہم چھوڑ دیں گے۔''

☆ ...... ''اگر اس دور میں نبوت ہوتی تو خدا کی قسم عمران خان اس وقت کا پیغمبر ہوتا۔''

ظاہر ہے اس قسم کی باتیں کوئی کافر ہی لکھ سکتا ہے جو کہ قادیانیوں اور این جی اوز کی شکل میں اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے پی۔ٹی آئی میں بھرے ہوئے ہیں اور یہودی ماہرین ان کو ایسی ترکیبیں سکھا کر مسلمانوں کے عقائد کو دیمک زدہ کر کے دنیا بھر میں دجال کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

خبردار رہنا چاہئے کہ اگر کوئی مسلمان ایسی کفریہ بات کہے یا لکھے یا اس کی تائید کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ والعیاذ باللہ! ''میرا جسم میری مرضی'' اور ''ہم جنس پرست'' عناصر کی بڑی تعداد بھی یہودیوں، قادیانیوں جیسے کفار سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر ان سے فوری براءت کا اعلانیہ اظہار کریں۔ آخر میں ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں جو آج کے سنگین سیاسی، دینی، فکری اور معاشی بحران کی ٹھیک ٹھیک عکاسی کر رہی ہے:

''عن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ سيأتی علی النّاس سنوات خدّاعات يصدّق فيها الكاذب ويكذّب فيها الصادق ويؤتمن فيها الخائن ويخوّن فيها الامين

وینطق فیھا الرویبضة. قیل وما الرّویبضة؟ قال الرجل التافه فی امر العامّة (سنن ابن ماجه باب الصبر علی البلاء حدیث نمبر ۴۰۳۶)‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر مکروفریب والے سال آئیں گے ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا، خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن اور اس زمانہ میں رویبضة بات کریں گے۔ آپ سے سوال کیا گیا رویبضہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حقیر اور کمینے آدمی جو لوگوں کے (دینی، سیاسی، معاشی) امور عامہ کے بارے میں باتیں کریں گے۔

آپ کی یہ پیشین گوئی آج کے دور پر پوری طرح منطبق ہے جس میں ’’الرویبضة‘‘ (بیوقوف) دن رات سوشل میڈیا، ٹی.وی، بلاگ اور وی لوگ وغیرہ کے ذریعہ دنیا کے ہر مسئلے پر اظہار رائے کرتے رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فتنہ وگمراہی، بداعتقادی اور بری تقدیر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین! (ماہنامہ انوار مدینہ مئی ۲۰۲۲ء ص۴ تا ۶)

ماہنامہ البلاغ کراچی کے اداریہ کا اقتباس

’’سیاسی پارٹیاں جن کے فرائض میں عوام کی تربیت بھی ہے تاکہ معاشرتی اقدار کا تحفظ ہو اور تہذیب وشائستگی کے آداب سے آراستہ حسین معاشرہ وجود میں آئے، ان کے سرکردہ قائدین کی طرف سے جو بے ہودہ اور غلیظ زبان استعمال کی جاتی ہے وہ نوجوان نسل کو آوارہ بنا رہی ہے، مناسب لب ولہجے کے ساتھ اور معقول دلائل کی روشنی میں اختلاف رائے کا اظہار اور کسی قومی معاملہ سے متعلق تحفظات کا اظہار کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ لیکن گالم گلوچ کی زبان، ذاتی کردارکشی اور دشمنی کی حد تک اختلاف رائے وہ مکروہ عادتیں ہیں جو ملک کو باہمی تصادم تک پہنچا دیتی ہیں۔ جس سے ملکی سلامتی اور آزادی کی نعمت بھی خطرات سے دوچار ہوجاتی ہیں۔ عالمی تناظر میں اس طرز عمل کی وجہ سے قوموں کی زندگی میں تباہی وبربادی کی ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں جو اپنے اندر عبرت کا بڑا سامان رکھتی ہیں۔ سیاسی قائدین اور کارکنان جو ملک وملت کی بہی خواہی کا دم بھرتے ہیں ان کو تو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عوام کے سامنے گفتار وکردار میں مثالی مسلّم شخصیت کا عکس ہونا چاہئے۔ قوم اور وطن سے متعلق ناپسندیدہ اقدام کا راستہ روکنا اور عمدہ کام کا راستہ ہموار کرنا تو ہر کلمہ گو مسلمان کا فریضہ ہے، لیکن زبان کو خنجر کی طرح چلانا اور شائستہ ومعقول مدلل گفتگو کے بجائے منہ سے منافرت کے شعلے نکالنا، اخلاقی اور شرعی ہر لحاظ سے مجرمانہ اور تباہ کن طرز عمل ہے جس سے قوموں کو ناقابل تصور نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔‘‘ (ماہنامہ البلاغ کراچی شوال ۱۴۴۳ھ ص۴، ۵)

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیب تلونڈی چشتیاں منڈی

ہوئے جو محو سوز اضطراب آہستہ آہستہ
وہ ابھرے داغ بن کر ماہتاب آہستہ آہستہ

مہک ان کے پسینے کی لطافت روئے زیبا کی
اڑا لایا تہی دامن گلاب آہستہ آہستہ

سر بزم دو عالم ان کی چشم مست نے توڑا
غرور ساغر وجام شراب آہستہ آہستہ

جو ذرے جا لگے خوش قسمتی سے ان کے قدموں سے
وہ ذرّے بن گئے خود آفتاب آہستہ آہستہ

مقام عبدیت میں مرحلہ ایسا بھی پیش آیا
چلے جبرئیل انؐ کے ہمرکاب آہستہ آہستہ

شب اسریٰ قدم بوسی کو کہہ کے یہ دوڑے
حضورؐ آہستہ آہستہ جنابؐ آہستہ آہستہ

خدا نے ان کی سیرت ڈھال کر لفظوں کے سانچے میں
اتاری عرش سے امّ الکتاب آہستہ آہستہ

حبیب تشنہ لب، ساغر بکف، مستانہ وش واعظ
سوئے کوثر چلا روز حساب آہستہ آہستہ

جگر مراد آبادی (۱۹۶۰)

اک رند ہے اور مدحت سلطان مدینہ
بس اک نظر رحمت سلطان مدینہ

وہ صبح ازل، آئینہ حسن ازل بھی
اے صلّ علیٰ صورت سلطان مدینہ

اے خاک مدینہ تیری گلیوں کے تصدّق
تو خلد ہے تو جنت سلطان مدینہ

ظاہر ہے غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطان مدینہ

اس طرح کے ہر سانس ہو مصروف عبادت
دیکھوں میں در دولت سلطان مدینہ

اے جان بلب آمدہ، ہشیار، خبردار
وہ سامنے ہیں حضرت سلطان مدینہ

کچھ کام نہیں اور جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ

(الاحسن کا نعت نمبر ص ۱۲۸)

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...... از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

سیدنا سلمان، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم

ا...... حضرت عائذ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان، سیدنا سلمان، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آئے۔ کچھ اور لوگ بھی ان کے پاس موجود تھے تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمنوں کی گردن میں اپنی جگہ پر نہیں پہنچی ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قریش کے اس شیخ اور ان کے سردار کے بارے میں ایسے کہتے ہو؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! شاید تم نے ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو ناراض کر دیا ہے اگر ایسا ہوا تو رب ناراض ہو جائے گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور پوچھا: اے میرے بھائیو! شاید میں نے تمہیں ناراض کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں نہیں! اے ہمارے بھائی! اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائیں (کوئی ایسی بات نہیں) (مسلم شریف ج۲ ص۳۰۴)

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ: ان کا نام صہیب بن سنان تھا۔ ان کا وطن اصلی موصل کے قریب ایک گاؤں تھا اور ان کے چچا کسریٰ کی طرف سے ابلہ کے عامل مقرر تھے۔ رومیوں نے ابلہ پر چڑھائی کی تو انہیں بھی قید کر لیا گیا اور بنو کلب نے خرید کر مکہ پہنچایا۔ عبداللہ بن الجدعان نے خرید کر آزاد کر دیا۔ ظہور اسلام کے تحقیق کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمّار رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمان ہو گئے اور یہ رومیوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: صہیب، روم کا پہلا پھل ہے۔ اظہار اسلام کی وجہ سے کفار کے بے انتہا مظالم برداشت کئے۔ سب مسلمانوں کے بعد مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی اور اپنا سارا مال ومتاع چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے اور اپنے ایمان کو بچا لیا۔ کمال درجہ کے تیر انداز تھے۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھائی اور تین دن تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ بھی رہے اور نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔ ۳۸ھ میں بہتر (۷۲) سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (ترجمہ مسلم ج۳ ص۴۴۳)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اہل فارس اور بت پرست گھرانے میں پیدا ہوئے اور شروع ہی سے آتش پرستی سے نفرت تھی۔ پہلے عیسائیت قبول کی اور وہیں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامات معلوم ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آملے۔ علامات دیکھیں اور اسلام قبول

کرلیا۔ چوں کہ یہ غلام تھے، ان کی آزادی کے لئے عام مسلمانوں نے تین سو کھجور کے درخت دیئے اور ایک غزوہ کے مال غنیمت سے رسول اللہ ﷺ نے چالیس اوقیہ سونا ادا کر کے انہیں آزاد کرادیا۔ آزادی کے بعد پہلا معرکہ غزوہ خندق ہوا اور انہیں کے مشورہ سے خندق کھودی گئی اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ میں قیام پذیر رہے۔ عہد فاروقی کی ابتدا یا عہد صدیقی کے آخر میں عراق چلے گئے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں ایران کے خلاف جہاد میں شریک ہوئے اور خوب معلومات فراہم کیں۔ ۳۵ھ میں انتقال ہوا۔ (ترجمہ مسلم ج ۳ ص ۴۴۴)

نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے لئے امن کا باعث

۱...... حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز بھی پڑھ لیں (تو یہ زیادہ بہتر ہوگا) راوی فرماتے ہیں پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم یہیں ہو؟ ہم نے عرض کی جی مغرب سے یہیں بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف کرتے ہوئے فرمایا اور آپ ﷺ بہت کثرت سے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے تھے، بہر کیف آپ ﷺ نے فرمایا۔ ستارے آسمان کے لئے امان ہیں۔ جب ستاروں کا نکلنا بند ہو جائے گا تو پھر آسمان پر وہی آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی قیامت) اور میں اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لئے امان ہوں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لئے امان ہیں تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو ان پر وہ فتنے آن پڑیں گے کہ جن سے ڈرایا جاتا ہے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۰۸)

۲...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک جماعت جہاد پر جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو کہ تمہارے اندر نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی صحابی ہے؟ تو ایک صحابی موجود ہوگا جس کی وجہ سے ان لوگوں کو فتح حاصل ہوگی۔ پھر ایک دوسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کیا کوئی تابعی موجود ہے تو ایک تابعی موجود ہوگا جس کی وجہ سے ان لوگوں کو فتح حاصل ہوگی۔ پھر ایک تیسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو کہا جائے گا کہ کیا کوئی تبع تابعی موجود ہے۔ اسی طرح پھر ایک چوتھی جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی ان سے کہا جائے گا کہ کیا تبع تابعی موجود ہے تو ایک ایسا آدمی ہوگا جس کی وجہ سے ان کو فتح حاصل ہو جائے گی۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۰۸)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے کی حرمت کے بیان میں

۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو،

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا مت کہو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد (ایک کلو غلہ) خیرات کرنے کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھے مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔ (مسلم ج۲ص۳۱۰)

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل کے بیان میں

۱...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ ایک وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ اس وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا کہ جو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تمسخر (مذاق) کیا کرتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہاں کوئی قرنی ہے؟ تو وہی آدمی (یعنی حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ) آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا جسے اویس کہا جاتا ہے۔ وہ والدہ کے ساتھ یمن سے آئے گا۔ اسے برص کی بیماری ہوگی۔ وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی بیماری دور فرمادیں گے۔ سوائے ایک دینار ایک درہم کے (یعنی دینار یا درہم کے بقدر برص کی بیماری کے نشان باقی رہ جائے گا) تو تم میں سے جو کوئی بھی اس سے ملاقات کرے تو وہ اپنے لئے ان سے مغفرت کی دعا کرائے۔

۲...... حضرت سعید جریریؒ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تابعین میں سے بہتر وہ آدمی ہوگا جسے اویس کہا جائے گا۔ اس کی والدہ ہوگی اور اس کے جسم پر سفیدی کا ایک نشان ہوگا تو تمہیں چاہئے کہ اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔

۳...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی یمن سے کوئی جماعت آتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے کہ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ ہے؟ یہاں تک کہ ایک جماعت میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! پوچھا کیا آپ قبیلہ مراد کی شاخ قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پوچھا کیا آپ کو برص کی بیماری تھی جو کہ ایک درہم جگہ کے علاوہ باقی ساری ٹھیک ہوگئی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پوچھا کیا آپ کی والدہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ تمہارے پاس حضرت اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ یمن کی ایک جماعت کے ساتھ آئیں گے جو کہ قبیلہ مراد اور علاقہ قرن سے ہوں گے۔ ان کو برص کی بیماری ہوگی اور وہ اپنی والدہ کے فرمانبردار ہوں گے۔ اگر وہ

اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادے گا۔ اگر تم سے ہوسکے تو ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرانا۔ تو آپ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمادیں۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا مغفرت کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اب آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کوفہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا میں وہاں کے حکام کو آپ کے متعلق لکھ دوں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے مجھے مسکین لوگوں میں رہنا پسند ہے۔

پھر جب آئندہ سال آیا تو کوفہ کے سرداروں میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو ایسی حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کا گھر ٹوٹا پھوٹا اور ان کے پاس نہایت کم سامان تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ تمہارے پاس یمن کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت اویس بن عامر آئیں گے جو کہ قبیلہ مراد اور علاقہ قرن سے ہوں گے۔ ان کو برص کی بیماری ہوگی جس سے سوائے ایک درہم کی جگہ کے ٹھیک ہوجائیں گے۔ ان کی والدہ ہوگی، وہ اپنی والدہ کے فرمانبردار ہوں گے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادے گا۔ اگر آپ سے ہوسکے تو ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا تو اس آدمی نے اس طرح کیا کہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور ان سے کہا: میرے لئے مغفرت کی دعا کردیں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ایک نیک سفر سے واپس آئے ہو، تم میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ کیا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تھے؟ تو اس آدمی نے کہا: ہاں! تو پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا فرمادی۔ پھر لوگ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام سمجھے۔

راوی اسیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو ایک چادر اوڑھادی تھی تو جب بھی کوئی آدمی حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تو کہتا کہ حضرت اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آگئی۔

(مسلم شریف ج۲ص۳۱۱)

حافظ آباد میں ایک عیسائی کا قبول اسلام

حافظ آباد کے نواحی گاؤں چک چٹھہ کے رہائشی گلزار ولد نذر مسیح نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر عیسائیت کو چھوڑ کر مفتی محمد جمیل امیر عالمی مجلس حافظ آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ مولانا امان اللہ، مولانا عبداللہ شہزاد، مولانا محمد عارف شامی اور تقریب میں موجود افراد نے نومسلم بھائی کو مبارک باد دی۔

حج دبستان ...... کامیابی کی سند

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

اللہ عزوجل یوں تو ہر عبادت کے لئے قدم قدم پر رحمت وعنایت اور اجر وثواب کے وعدے فرماتے ہیں، نماز وزکوٰۃ اور روزہ اعتکاف وغیرہ سب پر جنت اور جنت کی بیش بہا نعمتوں کے وعدے ہیں لیکن تمام عبادات میں ''حج بیت اللہ'' کی شان سب سے نرالی ہے۔ گویا دبستان عبدیت کا آخری نصاب ہے، جس کی تکمیل پر بارگاہ عالی سے رضا وخوشنودی کی آخری سند عطا کی جاتی ہے، کتنے عجیب انداز سے فرمایا گیا ہے: ''اور حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہی ہے۔'' گویا ''حج مبرور'' ایک ایسی عالی شان عبادت ہے کہ بجز جنت کے اس کا اور کیا بدلہ ہوسکتا ہے۔ ''حج مبرور'' جس کا بدلہ صرف جنت ہی ہوسکتی ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ اس میں گناہ کی آلودگی اور ریاکاری کا شائبہ نہ ہو یعنی تمام سفر حج میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے آدمی بچے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حج کیا جائے۔ بلاشبہ اس شرط کا نبھانا بھی بہت مشکل ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل ہی سے یہ مشکل مرحلہ طے ہوسکتا ہے۔

حج کی ظاہری صورت بھی عجیب وغریب ہے اور اس میں غضب کی جاذبیت ہے، قدم قدم پر عشق ومحبت کی پربہار منزلیں طے ہوتی ہیں۔ سب سے بڑے دربار کی حاضری کا قصد ہے، دل میں دیار محبوب کی آرزوئیں مچلتی ہیں، سفر طویل ہے، حلال وطیب توشۂ سفر کا اہتمام کیا جارہا ہے، نیک اور صالح رفیق کی تلاش ہورہی ہے، چشم پرنم کے ساتھ عزیز واقارب سے رخصت ہورہے ہیں، لین دین کا حساب بے باق کیا جارہا ہے۔ حق حقوق کی معافی طلب کی جارہی ہے، کوشش یہ ہے کہ اس دربار میں حاضر ہوں تو کسی کا معمولی حق بھی گردن پر نہ ہو۔ لیجئے روانگی کا وقت آیا، غسل کرلیجئے اور دو سفید نئی چادریں پہن لیجئے، گویا انسان خود اپنے ارادۂ اختیار سے سفر آخرت پر روانہ ہورہا ہے، پہلے غسل سے بدن کے ظاہری میل کچیل کو صاف کرتا ہے اور پھر کفن کی چادریں اوڑھ کر دوگانۂ احرام ادا کرتا ہے، اس طرح گویا توبہ وانابت سے دل کے میل کچیل سے اپنے باطن کو پاک صاف کرتا ہے اور ظاہر وباطنی نظافت کے ساتھ شاہی دربار میں نذرانۂ عشق ومحبت پیش کرنے کا عہد کرلیتا ہے۔ ارحم الراحمین نے دعوت دے کر بلایا ہے اور شاہی دربار سے بلاوا آیا ہے، یہ فوراً ''بیت اللہ الحرام'' کے شوق دیدار میں اس دعوت پر لبیک اللھم لبیک (میں حاضر ہوں، اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں) کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مستانہ وار سوئے منزل روانہ ہوجاتا ہے۔ یہ اس والہانہ

وعاشقانہ عبادت کی ابتداء ہے، زیب وزینت کے تمام مظاہر ختم، راحت وآرائش کے تمام تقاضے فراموش، نہ سر پر ٹوپی، نہ پاؤں میں ڈھب کا جوتا، نہ بدن پر ڈھنگ کا کپڑا، دیوانہ وار رواں دواں منازل عشق طے کرتا ہوا جارہا ہے، دیار محبوب کی دھن میں بادہ پیمائی ہورہی ہے۔

پہنچتے ہی مرکز تجلیات (کعبہ) پرنظر پڑی تو بے ساختہ دار محبوب کا طواف کرتا ہے، بار بار چکر لگاتا ہے، حجر اسود جو یمین اللہ فی الارض کی حیثیت رکھتا ہے، اس کو چومتا ہے، آنکھوں سے لگاتا ہے، ملتزم سے چمٹتا ہے، زاروقطار روتا ہے، گویا زبان حال سے کہتا ہے:

افتم بپائے خویش کہ بکویت رسیدہ است　　نازم بچشم خود کہ روئے تو دیدہ است
کہ بدامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است　　ہزار بار بوسہ زنم من دست خویش را

اس بے خود عاشق زار کو جو قلب تپاں اور جگر سوزاں لے کر آیا تھا، پہلی مہمانی کے طور پر ’’آب زمزم‘‘ کا تحفہ شیریں پیش کیا جاتا ہے، جس سے تسکین قلب بھی ہوگی اور جگر کی پیاس بھی بجھے گی اور حکم ہوتا ہے کہ جتنا پیا جاسکے پی لے۔ خوب دل ٹھنڈا کرلے، کوئی کسر نہ چھوڑے یہاں سے فارغ ہوکر صفاومروہ کے درمیان چکر لگاتا ہے، پھر منیٰ پہنچتا ہے، پھر اس سے آگے عرفات کا رخ کرتا ہے، آج وادیٔ عرفات سچ مچ ہنگامۂ محشر کا منظر پیش کررہی ہے۔ حیرت انگیز اجتماع ہے، رنگارنگ شکلیں مختلف زبانیں، بوقلموں مناظر یہ سب رب العالمین کے دربار قدس کے مہمان ہیں، یہ شاہی دربار میں عبدیت وبندگی، ضعف وبے کسی، عجز ودرماندگی اور ذلت ومسکنت کا نذرانہ پیش کریں گے اور رضا ومغفرت، فضل واحسان اور انعام واکرام کے گوہر مقصود سے جھولیاں بھر کے لے جائیں گے۔ اپنے لئے اپنے اعزہ واقارب اور دوست احباب کے لئے آج جو کچھ مانگیں گے نقد ملے گا۔ زوال ہوا تو ہر چہار طرف سے آہ وبکا کا شور برپا ہوا۔ اس کی آواز بھی اس حیرت انگیز طوفان گریہ وزاری میں ڈوب گئی۔ شام تک کا سارا وقت اسی عالم تحیّر میں گزارتا ہے، کبھی خوب رورو کر مانگتا ہے، کبھی لبیک اللھم لبیک کا نعرہ لگاتا ہے، کبھی تکبیر کی گونج سے زمزمہ آراء ہوتا ہے، کبھی تہلیل سے نغمہ سرا ہوتا ہے، کبھی لاالٰہ الّا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ سے وحدانیت وربوبیت کی صدائیں بلند کرتا ہے۔ عابد ومعبود کا یہ تعلق کتنا دل ربا ہے؟ اور بندگی وسرافگندگی کا یہ منظر کس قدر حیرت افزا ہے؟

آفتاب غروب ہوا اور اس کی دشت پیمانے بوریا بستر باندھ مزدلفہ کا رخ کیا، شب بیداری وہاں ہوگی۔ مغرب وعشاء کی نماز وہاں پڑھی جائے گی، اظہار آداب بندگی میں کچھ کسر باقی رہ گئی ہے تو ہاں نکالی جائے گی، کبھی رکوع وسجود ہے، کبھی وقوف وقیام ہے، کبھی تہلیل وتکبیر ہے، کبھی تسبیح وتلبیہ ہے۔ گریہ وزاری، دعا ومناجات اور تضرع ابتہال کا نصاب پورا ہوا تو کامیابی وکامرانی کی نعمت سے سرشار ہوکر وہاں سے منیٰ کو چلا۔

دشمن انسانیت عدوّ مبین، راندہ درگاہ، ابلیس لعین کی سرکوبی کے لئے جمرہ کی رمی کی، خلیل وذبیح علیہما السلام کی سنت قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام پر قربانی دی اور رضائے محبوب کے لئے جان ومال کے ایثار وقربانی کا عہد تازہ کرلیا۔ وہاں سے بارگاہ اقدس کے مرکز انوار کی زیارت کو چلا اور طواف کعبہ کے انوار وبرکات سے دیدۂ دل کی تسکین کا سامان کیا۔ الغرض اس عاشقانہ والہانہ عبادت میں دیوانہ وار ایثار، قربانی اور عبدیت وفنائیت کا ریکارڈ قائم کرلیتا ہے اور تجلیات ربانی کے انوار وبرکات سے سراپا نور بن جاتا ہے اور رحمت ورضوان کے تحفوں سے مالا مال ہوکر اور استحقاق جنت کی آخری سند لے کر اپنے وطن کو واپس لوٹتا ہے۔ اس طرح بندہ بندگی کا ثبوت دے کر جنت ورضوان الٰہی کی نعمتوں سے سرفرازی کے تمغے وصول کرلیتا ہے:

''والحجّ المبرور لیس له جزاء الّا الجنة'' کے آخری انعام سے مطمئن ہوجاتا ہے۔

دیکھئے کس انداز سے عشق ومحبت کی منزلیں طے کی گئیں اور کس کس طرح شاباشوں سے نوازا گیا یہ اس عاشقانہ وعارفانہ عبادت کا بہت ہی مختصر سا نقشہ ہے۔

ظاہر ہے کہ مقصد بہت ہی اعلیٰ ہے، اس لئے کبھی کبھی اس مقصد کے حصول کے لئے امتحان بھی ناگریز ہوتا ہے، مدتوں کے جمے ہوئے تہ بہ تہ زنگ وغبار کو دور کرنے کے لئے شدید تنقیح کی ضرورت پڑتی ہے، کبھی جان پر امتحان آتا ہے، کبھی مال پر، کبھی رفقاء سے تنہا کرا کر تڑپایا جاتا ہے، کبھی پٹوا کر رلایا جاتا ہے، کبھی ہر آسائش وراحت چھین کر آخرت کی آسائش وراحت کی نعمت سے نوازا جاتا ہے، بہرحال یہ راز سربستہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ شان ربوبیت کے کریمانہ کرشمے ہیں، شان صمدیت کا ظہور ہے اور ارحم الراحمین کی رحمت خفیفہ کے شیون ہیں، رحمت الٰہی کا ظہور کبھی بصورت رحمت ہوتا ہے، کبھی بشکل زحمت، کسی کو چوں وچرا کی گنجائش نہیں، یہ وہ مقام ہے کہ عارفین جو دریائے معرفت کے غوطہ زن ہیں، وہ بھی سر حیرت جھکا کر خاموش ہیں، صبر آزما امتحان لیا جاتا ہے، کبھی جوع وخوف سے، کبھی انفس واموال زیر امتحان ہوتے ہیں، رضاء بالقضاء کے لئے مجاہدہ کرایا جاتا ہے اور مہربانی اور شاباش کی بارش ہوتی اور آخر میں جنت کی سند مل جاتی ہے اور ''والحجّ المبرور لیس لهٗ جزاء الّا الجنّة'' کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ عبدیت کا ظہور اور شان عشق ومحبت کا مظاہرہ جس طرح حج بیت اللہ الحرام میں ہوتا ہے کسی اور عبادت میں نہیں ہوتا۔

ہر سال حجاج کرام کی تعداد بڑھتی جارہی ہے جس کی وجہ سے باوجود اس کے کہ حکومت انتظامات کرتی ہے مگر بعض اوقات کنٹرول بہت مشکل ہوجاتا ہے، اس ہجوم کو دیکھ کر حجاج کے کوٹے مقرر کرکے تحدید کرنے کی مصلحتیں تکوینی طرز پر واضح ہوگئیں۔ اس سلسلہ میں چند باتیں اور گزارشات ضروری خیال کرتا ہوں:

(۱) عورتوں اور مردوں کا ناگفتہ بہ اختلاط طوافوں میں، نمازوں میں اور سلام کی حاضری میں

غیر شرعی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عورتوں کے طواف کے لئے رات یا دن میں کوئی وقت مقرر کیا جائے اور اس طرح سلام کی حاضری کے لئے بھی وقت مخصوص ہو، ان اوقات میں مردوں کو طواف یا حاضری سے روکا جائے۔ (۲) نہ تو عورتوں پر جماعت کی پابندی ہے، نہ مسجد کی حاضری کی فضیلت ہے، نہ نماز جمعہ ان پر فرض ہے، اس لئے عورتیں گھر میں نماز پڑھا کریں اور اسی طرح جمعہ میں عورتوں کی حاضری روکی جائے۔ موجودہ صورت حال نہ شرعاً درست ہے، نہ عقلاً قابل برداشت ہے۔ (۳) رمی جمرات کے لئے عورتیں رات کو جایا کریں، جس طرح بوڑھوں اور مریضوں کے لئے بھی یہی وقت مناسب ہے۔ بلاشبہ عذر کے یہ خلاف سنت ہے لیکن موجودہ صورت حال میں ان شاء اللہ کراہت ختم ہوجائے گی۔ (۴) تمام حضرات جو حج بیت اللہ الحرام کا ارادہ کریں تمام ضروری مسائل یاد کر کے آئیں، فرائض وواجبات کا اہتمام بہت ضروری ہے، بسا اوقات یہ دیکھا گیا کہ لوگ فرائض وواجبات میں تقصیر کرتے ہیں اور فضائل ومستحبات کا اہتمام ہوتا ہے۔

اس وقت جو صورت حال ہے قانونی وفقہی احکام کے پیش نظر تو یہ امید رکھنا بہت مشکل ہے کہ یہ عبادت صحیح ادا ہوئی یا یہ حج مبرور ہوگا۔ صحیح طواف کیسے ہو؟ اور اس میں کیا کیا باریکیاں ہیں؟ اگر ایک قدم طواف کا ایسا ادا ہو کہ بیت اللہ کی طرف سینہ ہوجائے تو سارا طواف بیکار ہوگیا اگر شروع کرنے میں حجر اسود سے تقدم ہوگیا تو طواف میں نقصان آجاتا ہے، اگر ایک انچ ہٹ کر طواف شروع کیا تو ہوا ہی نہیں۔ خاص کر اژدہام وہجوم میں صحیح طواف کرنا، بے حد دشوار مرحلہ ہے، عورتیں مردوں کے درمیان کھڑی ہوجاتی ہیں، ایک عورت اگر صف میں مردوں کے درمیان کھڑی ہوگئی تو تین مردوں کی نماز غارت ہوگئی، جو شخص دائیں ہو جو بائیں ہو جو اس کی سیدھ میں پیچھے ہو۔ اگر ایک ہزار عورتیں اس طرح صفوں کے درمیان ہیں تو تین ہزار مردوں کی نماز فاسد ہوگئی۔ دوران سفر بہت سی نمازیں قضاء ہوجاتی ہیں۔ اگر فرض نماز قضاء ہوگئی تو حج مبرور کی توقع رکھنا مشکل ہے۔ الغرض اس طرح دسیوں مسائل ہیں کہ جن سے عوام تو کیا علماء بھی غافل ہیں۔ ''رمی جمرات'' میں معمولی عذر پر دوسروں کو وکیل بنایا جاتا ہے، اس طرح وہ توکیل صحیح نہیں ہوتی، دم لازم آجاتا ہے۔ غور کرنے سے محسوس ہوا کہ جہاں تک مسائل واحکام کا تعلق ہے مشکل سے یہ کہا جائے گا کہ یہ حج صحیح ادا ہوگیا لیکن حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کاملہ کے پیش نظر کوئی بعید نہیں کہ اگر نیت صحیح ہو اور جذبہ سچا ہو تو تمام کوتاہیوں اور قانونی فروگزاشتیں سب معاف ہوں اور ارحم الراحمین کی رحمت عامہ سے یہی امید ہے کہ اپنے گناہگار بندوں کی کوتاہیوں سے درگزر فرما کر اپنی رحمت ونعمت سے نوازے اور نہ معلوم کس کی کون سی ادا قبول ہوجائے اور کیا کچھ خزانۂ رحمت سے ملے اور بلاشبہ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کاملہ کی موسلا دھار بارش میں کوئی بدنصیب ہی محروم رہے گا۔ ہوسکتا ہے کہ چند مقبولین بارگاہ کے طفیل سب کا حج قبول ہو، اس کی شان کریمی کے سامنے سب کچھ آسان ہے۔ کاش اگر حق تعالیٰ کی اتنی مخلوق قانون کے مطابق جذبات صادقہ

سے والہانہ انداز سے یہ فریضہ ادا کرتی تو امت کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا اور تمام عالم میں ان نمائندگان بارگاہ قدس کا فیض جاری ہوتا۔ جس حریم قدس کو ان شاندار کلمات نے وحی ربانی میں یاد کیا ہو:

''انّ اوّل بیت وّضع للنّاس للذی ببکّۃ مبارکا وّ ھدی للعالمین فیہ اٰیات بیّنات مقام ابراھیم ومن دخلہٗ کان اٰمنا '' ان آیات بینات اوران برکات تجلیات کا کیا ٹھکانا، بہرحال کہنا یہ کہ کوشش کی جائے کہ قانون کی رو سے بھی صحیح حج ہو اور نیت وجذبہ بھی سچا ہو اور قدم قدم پر تقصیر کا احساس ہو اور یہ تصور مستمر قائم ہو کہ اس حریم قدس میں حاضری کے آداب کی اہلیت کہاں؟ ہم جیسے ناپاکوں کو اس پاک سرزمین میں حاضری کی دعوت دی گئی اور پہنچ گئے۔ یہ محض حق تعالیٰ شانہٗ کا عظیم احسان ہے کہ اس مقدس زمین اور بقعۂ نور میں سراپا ظلمات والے کو جگہ عطا فرمادی۔ توقع ہے کہ اس احساس سے بارگاہ قدس میں شرف قبولیت نصیب ہو، یہ جو کچھ بیت اللہ کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یہ بہت سطحی حقائق کے درجہ میں بات عرض کی گئی، ورنہ جو حقائق واسرار عارفین وکبار صوفیاء کرام، شیخ اکبر، امام ربانی شیخ احمد سرہندی، حضرت شیخ سید آدم بنوری، شاہ عبدالعزیز اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم اللہ نے بیان فرمائے ہیں۔ وہ ہمارے یہاں کے احاطہ سے بالاتر ہیں۔ راقم الحروف نے اپنے رسالہ ''بغیۃ الاریب فی القبلۃ والمحاریب '' کے آخر میں کچھ تھوڑا سا حصہ بیان کیا ہے۔ بہرحال کعبۃ اللہ اس مادی کائنات میں ''شعائر اللہ'' میں داخل ہے، نماز میں اگر حق تعالیٰ شانہ سے مناجاۃ وہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے تو حج میں حق تعالیٰ کے گھر میں مہمانی کا شرف ومجد حاصل ہے جب ہم کلامی کی عظمت بیت اللہ الحرام میں نصیب ہو اور دونوں عظمتیں جمع ہوجائیں تو جو کچھ بھی اس کا درجہ ہوگا تصور وخیال سے بالاتر ہے:

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

یہ وہ مقام ہے کہ انتہائی تعظیم وادب کی ضرورت ہے لیکن آج کل ہماری غفلت وجہالت سے جو صورت حال ہے وہ ظاہر ہے۔ افسوس یہ کہ ہماری تمام عبادات کی صرف صورت رہ گئی، روح نکل گئی ہے، تمام عبادات بے جان لاشے ہیں، اگر ان میں جان ہوتی تو آج امت محمدیہ ﷺ کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ حق تعالیٰ کی رحمت ہے اور اسلام کا حکیمانہ نظام ہے کہ مساجد بھی بیوت اللہ ہیں: ''وانّ المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احد'' مساجد صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں ان میں صرف اللہ ہی کی عبادت ہونی چاہئے۔

آخری سب سے بڑا مرکزی گھر وہ مسجد حرام، وہ بیت اللہ الحرام ہے جس سے عالم میں بجز اس مقام کے جہاں حضور سید الکونین ﷺ آرام فرما رہے ہیں، کوئی مقدس قطعہ نہیں، جہاں پر حق تعالیٰ کی طرف سے انوار کی موسلا دھار بارش برستی ہے، فرشتے طواف کے آسمانوں سے اترتے ہیں، حق تعالیٰ مسلمانوں اور حجاج کرام کو توفیق نصیب فرمائے کہ اس مقام کی صحیح معرفت نصیب ہو۔ بقدر طاقت بشری حق ادا کرسکیں۔

قربانی کی مشروعیت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر نبی پاک ﷺ تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں پر کسی نہ کسی صورت میں قربانی واجب ولازم رہی ہے۔

قرآن پاک، احادیث نبویہ، اجماع امت سے قربانی کا وجود وثبوت کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ قربانی حکم خداوندی ہے، کسی عالم دین، محدث، مفسر، مجدد کی خودساختہ نہیں۔ قربانی کے فضائل میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ چند ایک پیش خدمت ہیں۔ نیز قربانی کی وجہ سے عشرہ ذی الحجہ کو بھی فضیلت حاصل ہے۔ ترمذی شریف میں ہے:

۱...... ’’**عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ما من ايام احبّ الى الله ان يتعبّدله فيها من عشر ذی الحجه يعدل صيام كل يوم فيها يصام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر** (ترمذی ج اوّل ص۱۵۷) ‘‘فرمایا عشرہ ذوالحجہ میں عبادت کے لئے نہ نسبت دوسرے ایام کے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ ان دنوں میں سے ایک دن کا روزہ ثواب اور فضیلت میں سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور یہ دس راتیں ثواب اور فضیلت میں لیلۃ القدر کے برابر ہیں (یعنی جتنا ثواب رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی ایک رات پاکر اس میں جاگنے اور عبادت کا ہوتا ہے) ان دس راتوں میں سے ہر ایک رات میں جاگنے اور عبادت کرنے پر اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔

۲...... حضور ﷺ نے عشرہ ذوالحجہ میں عبادت واعمال کے متعلق فرمایا: ’’**فاكثروا فيهن من التسبيح والتّهليل والتّحميد والتكبير** (رواہ طبرانی) ‘‘آپ نے قربانی والے دنوں میں تسبیح، تحمید، تکبیر کثرت سے کرنے کا حکم فرمایا۔ یعنی سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر کہنا۔

۳...... نوذوالحجہ کو روزہ رکھنے کی فضیلت: کنزالعمال میں حدیث ہے فرمایا ’’**عن عائشه رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ صيام يوم عرفة كصيام الف يوم** (کنز العمال ج۵ ص۶۷) ‘‘فرمایا نوذوالحجہ کا روزہ ثواب اور فضیلت میں ایک ہزار ایام کے روزوں کے برابر ہے

۴...... عشرہ ذوالحجہ میں بال اور ناخن نہ کاٹنے کا حکم: ’’**عن امّ سلمة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحيى فلايمس من شعره وبشره شيئاً** (سنن ابن ماجه) ‘‘فرمایا

جب ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے اورتم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہوتو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

۵...... قربانی کرنے کی فضیلت: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدالاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی سے محبوب ترین عمل کوئی نہیں فرمایا قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں ثواب ملنے کا ذریعہ بنیں گی) نیز یہ بھی فرمایا کہ قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کرلیتا ہے۔ لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی ج دوم ص۲۰۴، ابن ماجہ ص۲۲۶)

۶...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر، نور نظر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! جاؤ اور اپنی قربانی پر حاضری دو کیوں کہ اس کے خون کا جوں ہی پہلا قطرہ گرے گا، تمہارے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (یہ فضیلت سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ (فضیلت عظیمہ) ہم اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (یہ فضیلت) ہمارے لئے بھی اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ قربانی کے جانور کو قیامت کے دن اپنے گوشت اور خون کے ساتھ لایا جائے گا اور تمہارے ترازو میں ستر گنا (زیادہ کرکے) رکھا جائے گا۔ (الترغیب ۲۰۴/۱۵۴، البشیر والنذیر ۴۲۱/۲۰)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عید کے دن قربانی کا جانور خریدنے کے لئے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (الترغیب ۱۵۵/۲)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ما هذه الاضاحی یا رسول اللہ'' یہ قربانی کے جانور کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''سنت ابیکم ابراهیم'' یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم کی سنت ہے ''قالوا ومالنا فیها'' اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بکلّ شعرة حسنة'' تمہیں قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ملے گی۔ انہوں نے کہا ''وما الصّوف'' جن جانوروں کے جسم پر اون ہے اس اون کا کیا حکم ہے فرمایا اون کے بھی ہر بال کے بدلہ میں تمہیں ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ ص۲۲۶)

قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کی استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے فرمایا ''فلا یقربنّ مصلّانا'' پھر بھی وہ قربانی نہ کرے ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ج۲ص۱۵۵)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

جگر مرادآبادی: ایک بار مشاعرہ ہو رہا تھا، ایک مسلم الثبوت استاد اٹھے اور انہوں نے ایک طرح مصرح دیا: ؎ ''چمن سے آ رہی ہے بوئے کباب''

بڑے بڑے شاعروں نے طبع آزمائی کی لیکن گرہ نہ لگا سکا۔ ان میں سے ایک شاعر نے قسم کھالی کہ جب تک گرہ نہ لگائیں گے، چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ چنانچہ وہ ہر صبح دریا کے کنارے نکل جاتے اور اونچی آواز سے الاپتے: ؎ ''چمن سے آ رہی ہے بوئے کباب''

ایک روز دریا کے کنارے یہی مصرع الاپ رہے تھے کہ ادھر سے ایک کم سن لڑکا گزرا جوں ہی شاعر نے یہ مصرع پڑھا، وہ بول اٹھا: ؎ ''کسی بلبل کا دل جلا ہوگا'' شاعر نے بھاگ کر اس لڑکے کو سینے سے لگالیا۔ یہی لڑکا بڑا ہو کر جگر مرادآبادی بنا۔ (کشت زعفران ص ۱۲۰)

چار پانچ: ایک محفل میں جوش ملیح آبادی اور جگر مرادآبادی دونوں موجود تھے، جوش کہتے تھے: ''پہلے میں پڑھوں گا'' اور جگر صاحب کا کہنا تھا: ''پہلے میں پڑھوں گا'' تھوڑی دیر تک یہ تکلف ہوتا رہا۔ آخر جگر نے کہا: ''لیجئے میں اپنے چار شعر سناتا ہوں۔''

جوش نے کہا: ''چار نہیں پانچ۔''

جگر بولے: ''دیکھا آپ نے پھر وہی شیعوں والی بات کی۔'' (کشت زعفران ص ۱۲۱)

تلخ چائے: قاضی تلمذ حسین بڑی تلخ (سٹرانگ) چائے پیتے تھے اور احباب کو بھی پلاتے تھے۔ جناب جوش ملیح آبادی ان سے ملنے گئے تو ان کو بھی یہ چائے پینی پڑی۔ انہوں نے جھٹ شعر موزوں کر دیا:

قاضی صاحب کی چائے پیتے ہیں　　پھر بھی حیرت ہے لوگ جیتے ہیں

(کشت زعفران ص ۱۲۴)

کسی اور وقت مولانا: جوش صاحب مولانا ابوالکلام آزاد سے ملنے گئے۔ اتفاق سے وہاں پنڈت جواہر لعل نہرو بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور کسی سیاسی مسئلے پر گفتگو میں مشغول تھے۔ جوش صاحب نے کوئی دس منٹ انتظار کیا اس کے بعد یہ شعر لکھ کر مولانا کے پاس اندر بھیجا:

نامناسب ہے خون کھولانا　　پھر کسی اور وقت مولانا

اس پرچہ کے اندر پہنچتے ہی پنڈت جی باہر آئے اور جوش کو اندر لے گئے۔ (کشت زعفران ص ۱۳۰)

پانی پی پی کر: دلّی میں ایک رئیس کے مکان پر مختصر سی صحبت شعروسخن تھی۔ جس میں زیادہ تر شعراء پینے والوں میں سے تھے۔ جب دور چل رہا تھا تو نواب صاحب نے پانی طلب کیا۔

جوش صاحب نے فرمایا:۔ ''پانی پی پی کے کوستے ہیں ہمیں''

اور شعراء کو مصرع لگا کر مطلع بنانے کا چیلنج دیا۔ جب کوئی بھی ہم قافیہ مصرع نہ لگا سکا تو خود ہی کہنے لگے:

پالتے ہیں نہ پوستے ہیں ہمیں   پانی پی پی کے کوستے ہیں ہمیں

(کشت زعفران ص ۱۳۱)

سیتارام: قیام پاکستان سے قبل کا واقعہ ہے کہ کانگرس کے مشہور لیڈر شری سیتارام ایک مشاعرے کی صدارت کررہے تھے۔ اس مشاعرے میں معروف ظرافت نگار شاعر مقبول حسین ظریف لکھنوی نے جب یہ شعر پڑھا:

نر ہے یا مادہ عجب ترکیب ہے اس نام کی   کچھ حقیقت ہی نہیں کھلتی سیتا رام کی

توسامعین ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہوگئے اور صدر مشاعرہ کٹ کر رہ گئے۔ (ص ۱۳۲)

کانے اور پیمانے: اسی طرح ایک دوسرا واقعہ ہے کہ شہر کے ایک متموّل بزرگ، جن کی ایک آنکھ غائب تھی یعنی یک چشم تھے، ایک مشاعرے کی صدارت فرمارہے تھے۔ یہ مشاعرہ طرحی تھا اور زمین تھی: افسانے میں ہے، پیمانے میں ہے، وغیرہ۔ حضرت ظریف لکھنوی آئے تو انہوں نے مطلع پڑھا:

واہ رے محبوب کتنی دلکشی کانے میں ہے   دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

شعر کا پڑھنا تھا کہ ساری محفل کشت زعفران بن گئی اور صدر مشاعرہ محفل کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ (ص ۱۳۳)

بجلی اور وائرلیس: ایک ماضی پرست ادیب کسی جگہ فخریہ انداز میں بیان کررہے تھے:

''پچھلے دنوں اپنے مکان کی تعمیر کے لئے مجھے اپنے گاؤں جانا پڑا، جب زمین کھدوائی گئی تو بجلی کی تاریں دستیاب ہوئیں اور وہ بجلی کی تاریں اندازاً دوتین ہزار سال پرانی تھیں'' اور اس کے بعد خود ہی نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہنے لگے: ''اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دوتین ہزار سال پہلے بھی ہمارے دیس میں بجلی تھی۔''

فراق گورکھپوری بھی وہاں موجود تھے۔ جب یہ بات سنی تو نہایت سنجیدگی سے کہنے لگے:

''جی ہاں! اور میں نے اپنا مکان بنوانے کے لئے جب زمین کھدوائی تو کچھ بھی نہ ملا، اس سے اندازہ ہوتا ہے پرانے وقتوں میں ہمارے ملک میں وائرلیس بھی رائج تھا۔'' (ص ۱۳۴)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 7 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

''شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ'' کا ''پادری فنڈر'' کے نام چوتھا خط

''شیخ رحمت اللہؒ'' کی مراد بر آئی اور دل مطمئن ہوا، البتہ اس امر کی تشویش لاحق ہوگئی کہ ایک تو مناظرہ کا وقت نا مناسب تھا اور کم بھی۔ ہر فریق جب فریق مخالف کا جواب دے گا تو دلائل پیش کرے گا کتابوں کے حوالے دکھائے گا (کتاب اٹھانا اور کھول کر حوالہ دکھانا)۔ نیز سوال کی خامیوں پر غور وفکر رکھنا اوران پر روشنی ڈالنا، اتنے امور کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت تو ہوا ہو جائے گا۔ اس لئے آپ وقت بدلنا بھی چاہتے تھے اور اس میں اضافہ بھی کرنا چاہتے تھے، تا کہ ہر امر پر سیر حاصل بحث اور گفتگو کا موقعہ مل جائے، ان جملہ امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ''پادری فنڈر'' کے خط کا جواب لکھا: ''آپ کا مکتوب محترم موصول ہوا، پڑھ کر معلوم ہوا کہ مناظرہ کا التواء دو ہفتے سے زائد نہیں ہوگا۔ اور مقام مناظرہ وہ ''کٹرہ'' ہوگا، مجھے اس وضاحت واطلاع سے بے حد مسرت وخوشی ہوئی، اور میں اسے پوری صدق دلی سے تسلیم کرتا ہوں! لیکن مناظرہ کا وقت صرف ڈیڑھ گھنٹہ ہوگا مجھے یہ امر دو وجھوں سے پسند اور قبول نہیں ہے:

(۱): ظاہر ہے کہ آپ حضرات اس مباحثہ کے لئے ایک دن تشریف لائیں گے اور وقت صرف ڈیڑھ گھنٹہ ہے، جلسہ گاہ میں آنے کے بعد لوگوں کے آنے کا انتظار ہوگا جس میں آدھا گھنٹہ گزر جائے گا، صرف ایک گھنٹہ باقی رہ جائے گا، اتنے کم وقت میں ایک بھی مسئلہ پر فیصلہ کن بحث نہیں ہوسکتی، جبکہ ہمیں تین اہم ترین مسئلوں پر فیصلہ کن اور سیر حاصل گفتگو کرنی ہے جن کا آپ نے قصد کر رکھا ہے اور وعدہ بھی کیا ہے۔

(۲): دوسرے یہ کہ میرے معاون ''ڈاکٹر محمد وزیر خان'' کو صبح کے وقت سرکاری کام کی وجہ سے فرصت نہیں ہوگی میں اگر چہ ان کا محتاج نہیں اور نہ مجھے ان کی اعانت کی خاطر خواہ ضرورت ہے کہ ان کے بغیر میں مناظرہ میں شریک ہی نہ ہوسکوں اور وہ بھی ان امور سے کوئی خاصی دلچسپی نہیں رکھتے۔ ہاں! میں یہاں ایک پردیسی ہوں شہر کے لوگوں سے میرا تعارف نہیں کہ میں کسی ایسے شخص کو ساتھ لے لوں جو انگریزی زبان سے بخوبی واقف ہو۔ کیونکہ حوالے کے وقت اصل کتاب دیکھ کر اعتماد کیا جاسکے اس کے لئے انگریزی جاننا ضروری ہے۔ بس اس شدید ضرورت کی وجہ سے بھی ان کو اپنا شریک حال بنا رہا ہوں، آپ کے پاس ہمت

بلند بھی ہے اور تمام پادریوں میں آپ کو شرف امتیاز بھی حاصل ہے۔ اس لئے میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ ان دو باتوں کو تسلیم کریں!

(۱): وقت میں اضافہ کیجئے! اور اس بات کی فکر نہ کیجئے کہ سامعین زیادہ دیر تک نہیں بیٹھ سکیں گے اور نہ آخر تک جم کر رہیں گے کہ جس کا جب جی چاہے اٹھ کر چلا جائے۔ البتہ آپ حضرات مجلسِ مناظرہ سے اس وقت تک نہ اٹھیں جب تک فیصلہ کن گفتگو نہ ہو جائے۔ اس صورت میں بہت سے عیسائی، مسلمان، اور ہندو مجلسِ مناظرہ میں آخر تک رہیں گے ان شاءاللہ! اور اگر معزز انگریز افسران چلے جاتے ہیں تو انہیں جانے دیجئے! اگر آپ لوگ ایک دن اتنی مشقت برداشت نہ کر سکے تو روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت مقرر کر لیجئے! اور جب تک تمام مسائل پر مباحثہ نہ ہو جائے مناظرہ کا سلسلہ جاری رہے تاکہ فریقین کے سامنے حق ظاہر و واضح ہو جائے۔

(۲): یا تو مناظرہ اتوار کے دن دس بجے کے بعد رکھئے! کیونکہ وہ فرصت کا دن ہے اور ان تمام لوگوں کی فرصت ہوگی جو انگریزی حکومت سے وابستہ ہیں اور آپ لوگوں کو بھی دس بجے کے بعد مقررہ عبادت سے فرصت ہو چکی ہوگی۔ اور ''ڈاکٹر محمد وزیر خان'' کو بھی ''خستہ خانہ'' (سرکاری ادارہ) کے بند ہونے کی وجہ سے اس کے کام سے فراغت ہوگی، اور تمام انگریز افسران اور شہر کے لوگ بھی فارغ ہوں گے۔ اور اگر اتوار کا دن رکھنے میں آپ کو کوئی دشواری ہے تو پھر کوئی اور دن مقرر کر لیجئے! مگر وقت دس بجے کا ہوگا۔''

رحمت اللہ کیرانویؒ...... ۲۸ جمادی الآخرہ ۱۲۷۰ء، مطابق ۲۸ مارچ ۱۸۵۴ء

''پادری فنڈر'' کا جواب

''پادری فنڈر'' کو ''شیخ رحمت اللہؒ'' کی مذکورہ تجویزوں میں سے شاید کوئی تجویز پسند نہیں آئی اس کی وجہ بظاہر یہ ہے کہ ''شیخ'' کے ذہن میں ہندوستانی باشندوں کا ذہن و مزاج تھا اور ''پادری فنڈر'' کو معزز انگریزوں کی رعایت محبوبِ خاطر تھی، ان کی شان و شوکت، رعب و داب، آرام و آسائش کو ملحوظِ خاطر رکھنا اس کے لئے ضروری تھا کیونکہ انہیں کے زیر سایہ اس کی ساری لن ترانیاں تھیں اس لئے ان سے صرفِ نظر کر کے ''پادری فنڈر'' کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا، اس لئے اس نے ''شیخ کیرانویؒ'' کے خط کے جواب میں لکھا:

''آپ کا مکتوب گرامی ملا، میں نے اپنے خط میں مناظرہ کا وقت صبح ساڑھے چھ بجے سے آٹھ بجے تک لکھا تھا تاکہ مناظرہ ڈیڑھ گھنٹہ چلے، ان دو باتوں کو تسلیم کرنے کے سلسلہ میں آپ کے عذر سے واقف ہوا۔ میرے اندازِ تحریر سے آپ نے یہ خیال فرما لیا کہ میں مجلسِ مناظرہ میں صرف ایک دن حاضر ہوں گا یہ آپ کا خیال صحیح نہیں۔ میں مجلسِ مناظرہ میں اس وقت تک حاضر رہوں گا جب تک متنازعہ فیہ مسائل پر فیصلہ کن بحث نہ ہو جائے اور جب تک مناظرہ چلتا رہے گا میں روزانہ حاضری دیتا رہوں گا، لیکن مناظرہ (جیسا کہ میں

نے اپنے عریضہ میں لکھا ہے) صبح ہی اور ڈیڑھ گھنٹہ ہی روزانہ چلے گا اس کے خلاف نہیں ہوگا کیونکہ معزز انگریزوں کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا وقت مناسب نہیں ہے۔ آپ نے اتوار کے دن مجلسِ مناظرہ منعقد کرنے کا جو مشورہ دیا ہے وہ بھی ممکن نہیں۔ اور یہ بھی دشوار ہے کہ روزانہ پابندی سے مناظرہ ہوتا رہے، صرف یہ ہوسکتا ہے کہ ہفتہ میں دو تین دن مناظرہ اور بقیہ دن خالی رہیں۔ ’’پادری فرنچ‘‘ کی سفر سے واپسی کے بعد آپ کو مناظرہ کی قطعی تاریخ سے مطلع کردوں گا‘‘۔ پی۔فنڈر ...... ۲۸ مارچ ۱۸۵۴ء

’’شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ‘‘ کا ’’پادری فنڈر‘‘ کے نام چھٹا خط

خط وکتابت طول کھینچتی چلی جارہی تھی، کوئی تسلی بخش لائحہ عمل اور خاکہ مرتب نہیں ہورہا تھا۔ اس لئے ’’شیخ کیرانویؒ‘‘ کو الجھن ہورہی تھی۔ سب سے زیادہ پریشانی وقت کی تبدیلی اور اس میں اضافہ کی تھی۔ ’’پادری فنڈر‘‘ اس کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہورہا تھا، ہر دم اور ہر خط میں معزز انگریزوں کی بات چھیڑتا رہتا تھا کہ صبح کے ٹھنڈے وقت میں ان کی حاضری ہوسکتی ہے کیونکہ وہ معزز رؤسا میں سے ہیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ روکنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے، اور ان کو تکلیف ہوگی۔ یہ سب باتیں سن سن کر ’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘ کے کان پک گئے تھے اس لئے آپ نے جھنجلا کر ’’پادری فنڈر‘‘ کو تحریر کیا:

’’آپ کا مکتوب گرامی ملا، خط پڑھ کر مجھے انتہائی حیرت ہوئی کہ آپ نہ وقت بدلنے پر راضی ہیں اور نہ وقت میں اضافہ کرنے کے لئے تیار ہیں، اور نہ اتوار کو مجلسِ مناظرہ منعقد کرنے پر راضی ہیں اور نہ روزانہ مسلسل حاضری کی پابندی قبول کرتے ہیں بلکہ ہفتہ میں صرف دو یا تین دن مجلسوں میں حاضر ہونے کی بات کرتے ہیں، اس سے انداز ہوتا ہے کہ آپ تقریری مناظرہ سے فرار کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ اس لئے نہ تو وقت بدلتے ہیں اور نہ اس میں اضافہ کرتے ہیں۔ آپ خود غور فرمائیں! کہ میں مسافر آدمی ہوں، مجھے یہاں کے قیام میں مشکلات ہیں اس کے باوجود آپ نے دو ہفتہ تک مناظرہ کو مؤخر کردیا کہ جب تک ’’پادری فرنچ‘‘ واپس نہیں ہوں گے، مناظرہ نہیں ہوگا۔ مناظرہ کا وقت تبدیل کرنے پر آپ کسی طرح راضی نہیں جبکہ میرے معاون ’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘ کو سرکاری ملازمت ’’خستہ خانہ‘‘ میں حاضری کی وجہ سے فرصت نہیں ہوگی اور وہ حاضر نہ ہوسکیں گے۔ اور یہ عذر کہ معزز انگریز افسران کے لئے کوئی دوسرا وقت مناسب نہیں یہ نہایت ہی مہمل عذر ہے۔ فرض کرلیجئے! کہ وہ مناظرہ میں حاضر نہیں ہوسکیں گے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ جبکہ بے شمار عیسائی اور مسلمان ’’مجلسِ مناظرہ‘‘ میں موجود رہیں گے۔ میرے خیال اور رائے میں ان معزز انگریزوں کی موجودگی پر منحصر وموقوف نہیں ہے۔ اگر آپ کی رائے میں ان کی حاضری ضروری ہے تو غروبِ آفتاب کے بعد وہ معزز رؤسا انگریز، عام عیسائی اور مسلمان بھی فارغ ہوں گے ان کی اور کوئی

مصروفیت بھی نہیں ہوگی، اگر اسی وقت مناظرہ رکھا جائے تو مناسب رہے گا۔ میں اگر اس شہر کے کسی قابلِ اعتماد شخص سے بھی واقف ہوتا اور وہ انگریزی بھی جانتا ہوتو ''ڈاکٹر محمد وزیر خان'' کی بجائے اسی شخص کو میں اپنا معاون بنالیتا، ''ڈاکٹر محمد وزیر خان'' کی شرکت میرے لئے کوئی ضروری نہیں۔ میں تقریری مناظرہ کو اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تحریری مناظرہ کے مقابلہ میں تقریری مناظرہ میں حق و باطل بہت جلد واضح و آشکارا ہو جائے گا۔ اور اس میں وقت بھی کم صرف ہوگا۔ میں اپنی مسافرت کی وجہ سے کم سے کم وقت میں فیصلہ کن مناظرہ کرنا چاہتا ہوں! اور آپ بضد ہیں کہ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ مجلس مناظرہ منعقد ہوگی اور وہ بھی صرف ڈیڑھ گھنٹہ۔ اس سے زائد نہیں چلے گی، ایسی صورت میں میرے لئے اس میں کیا دلچسپی ہوگی؟ اور نہ سامعین کو لطف وسرور حاصل ہوگا، اور نہ ہی اتنے سے مختصر وقت میں کوئی فیصلہ کن بات ہو سکے گی بلکہ نامکمل بات ہوگی۔ دوسرے دن پھر اسی کا اعادہ ہوگا اس کے لئے تو ایک طویل مدت درکار ہے اور میں بحالتِ مسافرت اتنی مشقت برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ طلوعِ شمس سے دس بجے تک کے وقت کی پابندی چھوڑ دیجئے، کوئی دوسرا وقت مقرر کیجئے! جو بھی اس کے لئے مناسب ہو! چاہے دن ہو یا رات ہو! مجھے کسی میں بھی عذر نہیں، مگر روزانہ تسلسل کے ساتھ مناظرہ کا جاری رہنا ضروری ہوگا جب تک کہ مختلف فیہ مسائل کا کلی طور پر تصفیہ نہ ہو جائے، تاکہ چند دنوں میں مناظرہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ ہوسکتا ہے اس طریقِ کار میں زحمت ہو پھر بھی آپ کے حسنِ اخلاق سے مجھے امید ہے کہ آپ اس کو منظور فرمالیں گے۔ اور بھی مسیحی پیشوا حضرات سے مجھے اسی حسنِ اخلاق کی نیک تمنا اور توقع ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے میری التماس و درخواست منظور نہیں کی جائے گی تو آپ تصور کرلیں اور سمجھ لیں کہ میرا یہ آخری خط ہوگا۔ میں دوبارہ خط نہیں لکھوں گا۔ مجھے کل جمعۃ المبارک کی نماز سے قبل اپنی رائے سے مطلع کردیجئے شاید نماز جمعہ کے بعد مجھے دہلی جانے کا اتفاق ہو! یا زیادہ سے زیادہ سنیچر تک مجھے آپ کی رائے ضرور معلوم ہونی چاہئے! میں فضول اور لغو کاموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔''

رحمت اللہ کیرانوی ...... ۳۰ جمادی الآخر ۱۲۷۰، مطابق ۳۰ مارچ ۱۸۵۴ء

''پادری فنڈر'' کا جواب

''شیخ رحمت اللہؒ'' کا لب ولہجہ ان کے مکتوب میں قدرے تلخ تھا، ظاہر ہے کہ ''پادری فنڈر'' ایک عرصہ سے علماءِ اسلام کو چیلنج پر چیلنج دے رہا تھا اور آج جب ایک مسلمان عالمِ دین اس کے گھر پر پہنچ کر اس کا چیلنج قبول کر کے اس کو اور اس کے علمی تفوق و تعلّی کو عوام کی عدالت میں پیش کرنا چاہتا ہے تو اب وہ بہانہ بازی سے کیوں کام لے رہا ہے۔ شرط پر شرط، پابندی پر پابندی عائد کر رہا ہے۔ اسے تو پہلی فرصت میں ہی اس دعوتِ مبارزت کو قبول کر کے یہ ثابت کر دینا چاہئے تھا کہ میرا چیلنج حقیقی اور سچ مُچ تھا۔ کوئی گیدڑ بھبکی

نہیں تھی۔ چونکہ ''شیخ کیرانویؒ'' کا تلخ لب ولہجہ اس کو برا لگا۔ اس کے غرور سے بھرے ہوئے دماغ کو ٹھیس پہنچی تو اس نے اپنے خط میں اس کی شکایت کی اور لکھا: ''آپ کا مکتوب گرامی ملا، کاشفِ حالاتِ مافیہ ہوا، آپ نے میرے لئے ''لفظِ فرار'' استعمال کیا ہے جو آپ جیسے مہذب اور شائستہ آدمی کے شایانِ شان نہیں۔ میں یہی لفظ آپ کے لئے استعمال کروں تو میرے لئے کوئی مانع موجود نہیں۔ نیز آپ نے لکھا ہے کہ آپ میری باتیں تبدیل کرنے یا نہ کرنے میں لیت ولعل کر رہے ہیں اور جو شرائط میں نے لکھی ہیں ان کو تسلیم نہیں کرتے مگر میں یہ لفظ اختیار نہیں کروں گا، اور نہ اس کو لکھنا پسند کروں گا (یہ اس نے ملمع سازی کی ہے، حالانکہ اس کے خط تعلّی آمیز اور متکبرانہ لہجے کے الفاظ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مترجم) باقی آپ نے تعین وقت کے سلسلے میں جو تحریر فرمایا ہے کہ دس بجے کے بعد کا کوئی وقت مقرر کیا جائے تو میں اس سلسلے میں ایک دو معزز انگریزوں سے مشورہ کر کے آپ کو مطلع کر دوں گا۔ اور میں نے اپنے پہلے (تیسرے) خط میں لکھا تھا کہ ''نسخ وتحریف'' کے مسئلہ پر بحث ومباحثہ کے بعد آپ اپنے نبی (ﷺ) کی نبوت کے اثبات پر دلائل پیش کریں گے اور پھر اسی موضوع پر مباحثہ ہوگا مگر آپ نے اپنے خط میں نفیاً واثباتاً اس سلسلے میں کچھ نہیں لکھا۔ اگر آپ اس موضوع پر مباحثہ کے لئے تیار ہیں تو ازراہِ کرم اپنے خط میں تحریر فرمادیں!''

پی۔ فنڈر ...... ۳۰ مارچ ۱۸۵۴ء

''پادری فنڈر'' کا ایک اور خط

''شیخ کیرانویؒ'' نے ''پادری فنڈر'' کے خط کا جواب ابھی نہیں دیا تھا کہ اس نے خط لکھنے کے بعد اپنے مشیرانِ خاص سے بعض معاملات پر مشورہ کر کے ضروری سمجھا کہ ان باتوں سے ''شیخ کیرانویؒ'' کو ان کے جواب آنے سے پہلے مطلع کر دوں! اس لئے ''پادری فنڈر'' نے فوراً دوسرا خط لکھا: وھو ھٰذا:

''میں نے کل آپ کے خط کے جواب میں لکھا تھا کہ وقت کے سلسلہ میں دو تین حضرات سے مشورہ کر کے آپ کو مطلع کروں گا۔ آج میں نے ان سے مشورہ کیا تو ان میں سے کوئی بھی کسی دوسرے وقت کے لئے تیار نہیں ہوا، اس لئے وہی ساڑھے چھ بجے سے آٹھ بجے تک صبح کا وقت ہوگا۔ آپ کا عذر تھا کہ آپ کے معاون ''ڈاکٹر محمد وزیر خان'' خستہ خانہ کی سرکاری مصروفیت کی وجہ سے اس وقت حاضر نہ ہوسکیں گے، میں نے ان افسرانِ بالا ''مسٹر ماری'' سے کہہ کر ان (ڈاکٹر وزیر خان) کو فرصت ورخصت دلا دی ہے کہ جب تک مناظرہ چلتا رہے گا وہ سرکاری ڈیوٹی پر نہ جائیں، ان کی رخصت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ اب آپ کو کوئی عذر نہ ہوگا، محض اسی اطلاع کے لئے میں آپ کو یہ (دوسرا) خط لکھ رہا ہوں میں اپنے کل والے خط اور اس خط کے جواب کا منتظر ہوں''۔

پی۔ فنڈر ...... ۳۱ مارچ ۱۸۵۴ء

حضرت مولانا عارف حجازی کا مکہ مکرمہ میں وصال

مولانا اللہ وسایا

حرم مکة المکرّمہ کے مدرس مولانا محمد مکی کے فاضل اور متبحر عالم دین صاحبزادے مولانا عارف حجازی گزشتہ دنوں مکہ مکرمہ میں وصال فرماگئے۔ان کا سانحہ وفات علمی دنیا کے لئے ایک علمی سانحہ ہے۔ان کے وصال سے ایسا خلا پیدا ہوا ہے جو مدتوں پر نہ ہوگا۔مولانا عارف مکی کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ اپنی پیدائش سے وصال تک وہ حرمین شریفین کی فیوض وبرکات سے بہرہ ور رہے۔انہوں نے دینی ودنیوی تمام تر تعلیم مکہ مکرمہ کے جامعات سے حاصل کی۔ وہ بہت بالغ النظر اور گہری سوچ کے مالک تھے۔عمر بھر ان کے شب وروز دینی خدمات ترویج واشاعت اسلام اور اعلائے کلمہ حق کے لئے وقف رہے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی طرف سے مرحوم کے والد گرامی حضرت مولانا محمد مکی مدظلہم کو ذیل کا تعزیتی خط ارسال کیا گیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی وسندی فضیلة الشیخ حضرت المکرّم مولانا محمد مکی حجازی مدظلہم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ   مزاج گرامی

آپ کے صاحبزادہ مخدومی ومخدوم زادہ حضرت مولانا عارف حجازی کے سانحہ ارتحال کا سن کر انتہائی صدمہ ہوا۔اناللہ وانا الیہ راجعون !حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں،آپ کو جملہ خاندان سمیت صبر جمیل نصیب ہو۔

حضرت مولانا عارف حجازی بہت ہی خوش بخت اور بلند اقبال تھے کہ پیدائش سے وصال تک انہوں نے زندگی کے شب وروز حرمین شریفین کی سعادتوں کے حصول میں گزارے۔ان کی تمام دینی ودنیوی تعلیم مکہ مکرمہ کے جامعات میں ہوئی۔ وہ ایک دوررس اور بالغ النظر عالم دین تھے۔دین اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے ان کی مساعی قابل رشک ہیں۔توقع تھی کہ وہ اپنے دادا مرحوم اور اپنے والد گرامی (آں جناب مدظلہم) کے علمی جانشین ہوں گے۔ اللہ رب العزت کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔مسلمان کی رضینا برضائه ورضینا بقضائه پر نظر رہنی چاہئے۔

حضرت المکرّم !مجھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد ومولانا سید محمد سلیمان بنوری، مولانا عزیزالرحمٰن

جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد انس نے ہدایت جاری کی ہے کہ ان سب حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں تعزیت عرض کروں۔ انہیں کے حکم پر یہ تعزیت نامہ ارسال خدمت ہے، سب کی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔

مخدوم گرامی! بڑی شدت کے ساتھ احساس ہے کہ آپ اپنے اکلوتے صاحبزادہ مرحوم کی جدائی پر کتنے دل گرفتہ ہوں گے۔ اس صدمہ میں ہم تمام آپ کے برابر کے شریک غم ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کے حامی وناصر ہوں۔ آپ بہادر عالم ربانی باپ کے بہادر اور عالم ربانی صاحبزادہ اور جانشین ہیں۔ آپ صبر کے ساتھ اس صدمہ کو یقیناً برداشت کریں گے۔ یہی آپ سے توقع ہے۔ ہم تو محض حصول ثواب کے لئے تشجیعانہ کلمات کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے دعاؤں کے لئے استدعا کی ہے۔ ایک بار پھر دعا ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو دارین کی فوز وفلاح نصیب فرمائیں۔　**والسلام!**

فقیر: اللہ وسایا...... دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... ۲؍جون ۲۰۲۲ء

حضرت مولانا قاری محمد غازی لاہور کا وصال

۲۴؍مئی ۲۰۲۲ء کو مولانا قاری محمد غازی وصال فرمائے آخرت ہوئے۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون!**

آپ باغ آزاد کشمیر کے قریب کے رہنے والے تھے۔ آپ نے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید مولانا قاری ربیع الرحمٰن سے لاہور میں حفظ وقرأت کی تعلیم حاصل کی۔ مخدوم العلماء حضرت مولانا محبّ النبی دامت برکاتہم کے ہاں دارالعلوم مدنیہ میں ابتدائی کتب پڑھیں۔ جامعہ فتحیہ اچھرہ میں بھی پڑھتے رہے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورہ حدیث شریف کیا۔ فراغت کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی اقبال ٹاؤن میں مدرسہ وجامع مسجد کی تدریسی، امامت وخطابت پر مامور ہوئے اور پھر زندگی کے آخری سانس تک ان مناسب کو شاندار طریقہ سے نبھایا۔

بیعت کا تعلق پہلے مولانا رسول خانؒ پھر حضرت درخواستیؒ اور ان کی رحلت کے بعد حضرت خواجہ خان محمد سے قائم رکھا۔ آج کل مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سے بیعت کا تعلق تھا۔ جنازہ آپ کے استاذ مخدوم العلماء حضرت مولانا محبّ النبی مدظلہم نے پڑھایا۔ چھ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں آپ کی یادگار ہیں۔

آپ پختہ نظریاتی عالم دین تھے۔ جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے عمر بھر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ترویج ونفاذ اسلام کے لئے ساعی رہے حق تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

جناب لالہ عباس پسروری کا وصال

۲۱رمئی ۲۰۲۲ء پسرور میں جناب لالہ عباس وصال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! آپ اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ ملنسار، علم دوست انسان تھے۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام سے مراسم رکھتے تھے۔ خوب درویش صفت تھے، جن علماء کرام سے تعلق تھا ان کی ذوق کی کتب انہیں مہیا کرتے۔ فقیر راقم پر بھی آپ کی علمی نوازشات تھیں۔ قادیانی گروہ کی نئی چھپنے والی یا پرانی اور نایاب کتاب جو ان کو میسر آتی فقیر کو فون کر کے مطلع کرتے، اگر مطلوب ہوتی تو مولانا فقیر اللہ اختر کے ہاں سیالکوٹ یا مولانا محمد عارف شامی کے ہاں گوجرانوالہ پہنچادیتے اور مجھے اطلاع بھی کرتے۔ ایک آدھ بار چناب نگر اور ملتان بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ مجلس کی کتب مختلف علماء کو پیش کرنے کے لئے ہدیہ میں لے جاتے۔ ان کی بہت مخلصانہ اور خاکسارانہ اداؤں کو یاد کر کے مرحوم بہت یاد آرہے ہیں۔ حق تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ وصال کے بعد پتہ چلا کہ عمر بھر مجرد رہے۔ حق تعالیٰ انہیں اخروی نعمتوں سے مالامال فرمائیں۔ آمین!

حافظ محمد بن ظفر اقبال کا وصال

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے شعبہ حفظ کے طالب علم جناب حافظ محمد صاحب نے اس سال کے آخر رجب ۱۴۴۳ھ میں وفاق المدارس کے تحت حفظ کامل کا ممتاز درجہ میں امتحان پاس کیا۔ اپنے آبائی گھر شریف والا پٹرول پمپ نزد بیٹ میر ہزار تحصیل جتوئی میں تعطیلات گزارنے کے لئے گئے۔ موٹر سائیکل پر سوار تھے کہ ایک ٹرالی کی ٹکر سے روڑ حادثہ میں موقعہ پر جان بحق ہوگئے۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے شعبہ حفظ کے نگران قاری زبیر احمد ان کے والد گرامی جناب ظفر اقبال لاکھا سے تعزیت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ مرحوم اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اللہ شہید مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ ادارہ مرحوم کے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن ریڑکابالا کی وفات

مولانا عبدالرحمٰن ۱۹۶۰ء میں منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم اپنے علاقہ میں مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ تمام دینی تحریکوں اور اداروں سے محبت کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سے انتہاء درجہ کی عقیدت تھی۔ ہر اجلاس اور پروگراموں میں شرکت تھے۔ ۵رمئی ۲۰۲۲ء کو اٹیک ہوا، اسی سے وفات ہوئی۔ ہزاروں لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی جس میں سینکڑوں علماء موجود تھے۔ گجرات تبلیغی مرکز کے بزرگ عالم دین مولانا محمد یوسف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ریڑکابالا میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ رب العزت ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ (مولانا محمد قاسم)

محاسبہ قادیانیت جلد ۱۷ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد ۱۷

۱......	مرزا قادیانی کی مراقی نبوت کے خدوخال	مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبندی	۹
۲......	تعبیر رؤیائے حقانی، ہفوات قادیانی	جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی	۵۳
۳......	اسلامی اعلان	جناب عبدالغفار خان حیدرآبادی	۱۱۳
۴......	اشتہار مرزا محمود کی تشریف آوری اور ان کے ابّا جان کا دعویٰ نبوت	حضرت مولانا عبداللطیف رحمانی	۱۳۹
۵......	مرزا کے عقائد واقوال	حضرت مولانا عبداللہ امرتسری	۱۵۵
۶......	الفرقان بین وحی الرحمٰن ووحی الشیطان بالادلۃ والبرہان وہوالنجم الثاقب	جناب ملّا عبدالرشید رشد	۱۶۵
۷......	حقیقت قادیانیت	جناب مفتی عزیزالرحمٰن فتح پوری	۲۰۵
۸......	حقیقت مرزائیت	جناب فضل الٰہی شملوی	۲۲۱
۹......	تحفہ ایمانی یعنی روئیداد مباحثہ قادیانی	جناب فقیر محمد ساونت واڑی کوکن	۲۴۱
۱۰......	بجلی آسمانی برسر دجّال قادیانی (حصہ اوّل)	حضرت مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی	۲۶۷
۱۱......	بجلی آسمانی برسر دجّال قادیانی (حصہ دوم)	،، ،، ،,	۴۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ. امابعد!

قارئین کرام! لیجئے حق تعالیٰ شانہ کے فضل واحسان سے ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی سترھویں (۱۷) جلد پیش خدمت ہے۔اس میں:

۱...... مرزا غلام احمد قادیانی کی مراقی نبوت کے خدوخال: یہ کتاب شیخ الہند اکیڈمی دیوبند کے محقق جناب عبدالحفیظ رحمانی کی مرتب کردہ ہے جو مئی ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔ جب کہ ۱۷؍مارچ ۲۰۰۴ء کو لکھی گئی ہے۔ اس میں انتالیس ذیلی عنوانات قائم کر کے ملعون قادیانی کی حالت واقعی مراقی دکھائی گئی ہے۔

۲...... تعبیر رؤیائے حقانی، ہفوات قادیانی: اشاعت اوّل ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ مطابق ستمبر ۱۹۱۶ء میں اس کے ٹائٹل پر بدیں الفاظ تعارف لکھا گیا۔ ’’کتاب ہذا میں رسالہ اسرار نہانی کا محققانہ اور مفصل جواب دیا گیا ہے اور اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن قبلہ اور مولانا ابواحمد سید محمد علی صاحب مدظلہ کے خوابوں پر ایسی مدلل بحث کی گئی ہے کہ معترضین کے دانت کھٹے کر دیئے گئے ہیں اور بتلایا گیا ہے کہ اگر نعوذ باللہ بدلیل ان کے اس خواب کو شیطانی اثر سے تعبیر کیا جائے تو جناب رسول کریم ﷺ روحی فداہ اور صحابہ کرام ؓ اور شیخ المشائخ حضرت مخدوم الملک شرف الدین بہاری وغیرہ پر بھی یہ اعتراض لازم آوے گا۔‘‘ مطبع مجیدی کانپور میں جناب محمد عبدالمجید کے اہتمام سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ اس کے پہلے ایڈیشن کے کل صفحات ۴۷ تھے۔

یاد رہے کہ اس کتاب کی عرصہ تیس چالیس سال سے تلاش تھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد شاہ عالم گورکھپوری کو جزائے خیر دیں کہ آپ نے دارالعلوم کے کتب خانہ میں محفوظ کتب خانہ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری سے اس کتاب کا ای میل سے فوٹو بھجوا کر ممنون احسان فرمایا۔ یہ کتاب جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی کی تالیف کردہ ہے۔ ہمارے مخدوم ومخدوم الصلحاء والعلماء عارف ربّانی مولانا ابواحمد سید محمد علی مونگیری نے قادیانیت کے خلاف تحریری وتقریری معرکہ برپا کیا تو قادیانیت تتّے توّے پر رقص کناں ہوگئی۔ ان کی کھوپڑیاں بدکلامی وفحش گوئی کے گودام اور ان کی زبانیں گٹروں کے ڈھکن ہوگئے۔ ادھر قادیانی زبان کھلتی، ادھر بدبو کے بھبھوکے دنیا کے دماغوں کو اپنی سڑاند سے متعفن کر دیتے۔ اس کیفیت کا ایک نام ’’اسرار نہانی‘‘ ہے جو حکیم خلیل ملعون قادیانی نے لکھی۔ اس ’’اسرار نہانی‘‘ کا جواب یہ کتاب ہے۔ آپ پڑھیں گے تو محسوس کریں گے کہ اس زمانہ میں صرف ملعون قادیان نہیں، اس کا ہر شتونگڑہ وبچونگڑہ بچھو کی نیش زنی اور زنبور کی ڈنگ زنی میں مصروف بکارتھا۔ کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نزول ہو ان مقدس ارواح پر جنہوں نے انگریز کے زمانہ میں اس کے پالتو گروہ ملعون قادیانیت کے عفریت کو بوتل میں بند کر دیا۔ ایک سو سات سال قبل کی کتاب کی اشاعت پر ہمیں کتنا روحانی سکون میسر آیا ہے، اس کا کوئی صاحب ذوق ہی اندازہ کر پائے تو شکریہ۔

۳...... اسلامی اعلان (عاشقان سید الکونین وپیروان رسول الثقلین ﷺ کو ضروری اطلاع): یہ رسالہ آج سے کم از کم ایک صدی قبل جناب محمد عبدالغفار خان نے فیض منزل ریذیڈنسی بازار حیدرآباد دکن سے شائع کیا۔ اوّل میں قادیانی عقائد، علماء اسلام کے فتاویٰ جات بابت قادیانی گروہ، اس کے بعد قادیانیوں کے رد میں علماء کرام کی اس زمانہ میں لکھی گئی چوالیس کتب کا جامع تعارف ہے اور قادیانی مبلغین ورسائل کے نام ہیں، جن سے مسلمانوں کو بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بڑے سائز کے پندرہ صفحات پر مشتمل یہ اشتہار

بصورت کتابچہ شائع ہوا۔ اب کمپیوٹر پر چوبیس صفحات پر مکمل ہوا ہے۔ الحمدللہ! کہ ایک صدی قبل کی امانت آج ایک صدی بعد کے عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں ہاتھ پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ یہ رسالہ بھی مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری کے کتب خانہ محفوظ در کتب خانہ دارالعلوم دیوبند سے فوٹو کرا کر مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ارسال فرما کر ممنون احسان کیا ہے۔

۴...... اشتہار مرزامحمود کی تشریف آوری اور اُن کے ابّا جان کا دعویٰ نبوت: مرزامحمود قادیانی بہار کے دورہ پر جانے والے تھے۔ اس کی متوقع آمد کو سامنے رکھ کر مولانا عبداللطیف رحمانی نے یہ پمفلٹ شائع کر کے تقسیم عام کرایا کہ اگر ہے ہمت تو ملعون قادیان کے انکار ختم نبوت اور خود اس کے دعویٰ نبوت پر گفتگو اور مناظرہ کے لئے تیار ہو کر آنا۔ اس پمفلٹ میں ممکنہ جو مرزامحمود پر سوالات دوران مناظرہ کئے جانے تھے، وہ لکھ دیئے کہ ہے ہمت تو ان سوالات کے جوابات کی تیاری کر کے آنا۔ اس پمفلٹ سے مرزامحمود کو بہار آمد کی دعوت دینے والے قادیانی سورماؤں پر کیا گزری ہوگی، ایسا ان کے رنگ میں بھنگ ڈالا کہ ان کی رنگت پھیکی اور شکلیں بھیگی بلّی ہوگئیں۔

مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی مونگیری (وفات: دسمبر ۱۹۵۹ء) قدیم علماء کی اہم اور آخری یادگار تھے۔ آپ مولانا لطف اللہ علی گڑھ کے شاگرد، مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی کے مرید مولانا محمد علی مونگیری کے ہم عصر اور مولانا سید سلمان ندوی کے استاذ تھے۔ آپ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے قائم کردہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں بھی پڑھاتے رہے۔ آپ کی تین کتابیں: (۱) اغلاط ماجدیہ، (۲) تذکرہ یونس علیہ السلام، (۳) چشمہ ہدایت۔ ردقادیانیت پر احتساب قادیانیت جلد ۱۹ میں ہم نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اب (۴) ''اشتہار مرزامحمود کی تشریف آوری'' محاسبہ قادیانیت کی جلد ۱۷ میں ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اتفاق دیکھئے کہ احتساب قادیانیت کی جلد ۱۹ میں مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا عبداللطیف رحمانی کے رسائل ردقادیانیت پر ایک ساتھ شائع کئے۔ اب محاسبہ قادیانیت جلد ۱۶ میں مولانا میر ابراہیم اور جلد ۱۷ میں مولانا عبداللطیف رحمانی کے باقی ماندہ ردقادیانیت پر رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ احتساب قادیانیت جلد ۱۹ میں بھی دونوں بزرگ ساتھ ساتھ تھے۔ اب محاسبہ کی جلد ۱۶ اور جلد ۱۷ میں بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فقیر راقم کو بھی آخرت میں ان دونوں حضرات کا ساتھ نصیب فرمادیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز. آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

۵...... مرزا کے عقائد واقوال: یہ رسالہ مولانا محمد عبداللہ امرتسری کا مرتب کردہ ہے۔ رسالہ کے مطالعہ سے

پتہ چلتا ہے کہ یہ ملعون قادیان کو دعوت اسلام کے نکتہ نظر سے اس کے زمانہ حیات میں لکھا گیا تھا۔ آج سے ایک صدی قبل کا یہ رسالہ بھی مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کی لائبریری سے نقل لے کر مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ارسال فرمایا ہے۔

۶...... الفرقان بین وحی الرحمن ووحی الشیطان بالادلة والبرهان وهو النجم الثاقب: جناب حکیم ملاّ عبدالرشید رشد بن حکیم محمد ملاّ نواب مرحوم صفر ۱۳۳۵ھ مطابق دسمبر ۱۹۱۶ء میں یہ نظم مسدس میں نظم کی گئی۔ اس کی وضاحت کے لئے ذیل میں حواشی لکھے گئے۔ مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کی لائبریری سے نقل ارسال فرمائی جو اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔

۷...... حقیقت قادیانیت: مفتی عزیز الرحمٰن صاحب فتح پوری مدرسہ دارالعلوم امدادیہ میمن واڑہ روڈ بمبئی سے ۱۶؍فروری ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا۔ مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے توسط سے موصول ہوا جسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۸...... حقیقت مرزائیت: جناب فضل الٰہی آرمی شملہ میں سٹور کیپر تھے۔ انہوں نے ستمبر ۱۹۱۹ء میں یہ رسالہ لکھا جس میں ملعون قادیان کے تضادات کو باحوالہ نقل کیا گیا ہے۔

۹...... تحفہ ایمانی یعنی روئیداد مباحثہ قادیانی: ساونت واڑی کوکن میں ۳۰؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مولانا عبدالشکور لکھنوی مناظر اسلام کے روشن علی قادیانی سے مباحثہ کی روئیداد جناب فقیر محمد صاحب نے قلمبند کی ہے۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ چاندپوری کی لائبریری دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے اس کا فوٹو ارسال فرمایا ہے جو محاسبہ قادیانیت کی جلد ہذا (۱۷) میں شامل اشاعت ہے۔

۱۰...... بجلی آسمانی برسر دجّال قادیانی: پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ کے ایک عالم دین مولانا محمد ابوالحسن تھے، جنہوں نے بخاری شریف کی شرح بھی لکھی۔ ۱۹۰۱ء میں ردقادیانیت پر آپ کی کتاب ''بجلی آسمانی برسر دجال قادیانی'' شائع ہوئی۔ مصنف نے یہ کتاب مرزا قادیانی کی زندگی میں تحریر کی۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ۱۱۶صفحات ۱۹۰۱ء میں اور دوسرا حصہ ۱۰۸صفحات پر مشتمل ۱۹۰۴ء میں مکمل ہوا۔ کل ۲۲۴صفحات ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ چندسطری اردو عبارت لکھ کر اس کی پنجابی اشعار میں تشریح کرتے ہیں۔ پہلے حصہ میں تین سو قادیانیوں کو جوابات دیئے ہیں۔ پنجابی اشعار پر مشتمل یہ کتاب ردقادیانیت کے سلسلہ میں منفرد شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ یاد رہے مصنف کا نام ''محمد ابوالحسن'' ہے۔ پہلے مصنف نے خود کتاب شائع کی، پھر ناشر نے حق تصنیف لے کر شائع کیا۔ ناشر کا نام بھی ابوالحسن محمد عبدالکریم ہے جو تاجر کتب ہیرا منڈی لاہور تھے۔ انہوں نے دوسرا ایڈیشن ۱۹۰۶ء میں شائع کیا۔

مجلس کی لائبریری میں یہ کتاب عرصہ سے موجود تھی۔ احتساب قادیانیت پر جب کام شروع ہوا تو ابتدائی دور سے ہی اس کتاب کو شائع کرنے کا خیال تھا۔ کئی بار فوٹو بھی کرائے، لیکن اس پر کام کرنے کا حوصلہ اس لئے نہیں پڑتا تھا کہ کتاب پنجابی زبان میں تھی، وہ بھی اشعار میں اور ایک سو سولہ سال قدیم کتاب، گھنی کتابت، کاغذ خستہ اور ضعیف، حواشی پر حوالہ جات ایسے پیچیدہ کہ کام کرنے کا حوصلہ ہی نہیں پڑتا تھا۔ ربع صدی تک اس لئے اس کا چھپنا ملتوی رہا۔ اب دوستوں نے ہمت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل احسان اور توفیق سے کام شروع کیا اور اپنی محنت کی کشتی کو کنارے پر جا اتارا۔ اتنی قدیم اور ضخیم کتاب کے دوبارہ شائع ہونے پر انتہائی خوشی ہے۔ محاسبہ قادیانیت کی اس جلد (۱۷) میں دس حضرات کی دس کتابیں ورسائل:

۱......	مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبند	کی	۱	کتاب
۲......	جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی	کی	۱	کتاب
۳......	جناب عبدالغفار خان حیدر آبادی	کا	۱	رسالہ
۴......	مولانا عبداللطیف رحمانی	کا	۱	رسالہ
5......	مولانا عبداللہ امرتسری	کا	۱	رسالہ
۶......	جناب ملاّ عبدالرشید رشد	کا	۱	رسالہ
۷......	مفتی عزیز الرحمٰن فتح پوری	کا	۱	رسالہ
۸......	جناب فضل الٰہی شملوی	کا	۱	رسالہ
9......	فقیر محمد ساونت واڑی کوکن	کا	۱	رسالہ
10......	مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی	کی	۱	کتاب

....

گویا دس حضرات کے	کل	۱۰	کتب ورسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد (۱۷) میں محفوظ ہوگئے۔ اس جلد کی یہ امتیازی شان ہے کہ چند ایک کے علاوہ باقی تمام کتب ورسائل ایک صدی سے بھی قبل کے ہیں اور بعض تو ملعون قادیان کی زندگی میں شائع ہوئے۔ مؤخر الذکر کتاب میں مصنف نے پیش گوئی کی کہ مسیح علیہ السلام نے نزول کے بعد حج وعمرہ کرنا ہے۔ جب کہ ملعون قادیان خود ساختہ مسیح کو مکہ ومدینہ کی حاضری نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ ایسے ہوا اور ملعون قادیان فی النار والسقر ہوا۔ مکہ ومدینہ کی زیارت سے محروم ہی رہا۔ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا قاضی محمد سلمان منصور پوری کے بعد یہ تیسرے شخص ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کی زندگی میں یہ پیش گوئی کی۔ ان تینوں حضرات کی حق تعالیٰ نے پیش گوئی پوری کر کے ملعون قادیان کو جھوٹا کر دیا۔ اس جلد کی اشاعت پر بہت ہی خوشی ہورہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً!

چناب نگر میں آیت خاتم النّبیین اور حدیث مبارکہ کے بورڈ کی تنصیب

مولانا توصیف احمد

۴ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو پنجاب اسمبلی میں اراکین اسمبلی نے قرارداد جمع کرائی کہ آیت نمبر ۴۰ سورۃ احزاب، حدیث نمبر ۴۲۵۲: ابوداؤد شریف، حدیث نمبر ۲۲۱۹: ترمذی شریف مع ترجمہ پبلک آفس و اضلاع پنجاب کے داخلی راستوں پر آویزاں کئے جائیں۔ چنانچہ پنجاب اسمبلی نے ۹ نومبر ۲۰۲۱ء کو قرارداد منظور کرتے ہوئے قانون پاس کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل احکامات جاری کئے گئے:

(۱) آیت و حدیث مبارکہ مع ترجمہ پبلک آفس، اور اضلاع پنجاب کے داخلی مقامات پر آویزاں کئے جائیں۔ (۲) ڈسپلے صوبہ سے ضلع اور تحصیل کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں ہوں۔ (۳) ڈسپلے کا نصب قابل دید و قابل نظر جگہ پر ہو۔ (۴) اگر ممکن ہو تو دفتر میں افسر کی کرسی کے اوپر قائداعظم محمد علی جناح کی تصویر کے برابر ختم نبوت ڈسپلے آویزاں ہو۔ (۵) ڈسپلے کا بیک گراؤنڈ سبز اور لکھائی سنہری کلر کی ہو۔

ان احکامات کے بعد لاہور کے مرکزی مقام پر ختم نبوت آیت و حدیث مبارکہ پر مشتمل قابل جاذب، ایمان پرور بورڈ آویزاں ہوا۔ ضلع چینوٹ میں ختم نبوت کا بورڈ مرکزی شاہراہ پر نصب کرنے کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کے فیصلہ پر عمل کرتے ہوئے ایم پی اے مولانا محمد الیاس چینوٹی کی کاوش سے بورڈ تیار ہوا۔ ۳ جون ۲۰۲۲ء بروز جمعہ کو بڑے ٹرالے پر رکھ کر چناب نگر ٹول پلازہ کے قریب ایمبیسی چوک پر تنصیب کا عمل شروع ہوا۔ پیغام ختم نبوت اور تیس جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشن گوئی پر مشتمل حدیث طیبہ پر قادیانیوں کی نظر پڑتے ہی چناب نگر کے مرزائی ایوانوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ قادیانی گماشتوں نے اپنے وظیفہ خواروں سمیت تنصیب بورڈ میں روڑے اٹکاتے ہوئے بورڈ لگانے والے عملہ کو منع کیا۔ جس کی خبر مسلمانوں میں پھیل گئی۔ جمعہ کے بعد سخت گرمی کے باوجود علماء، عوام الناس، ملازمین اور تمام مکاتب فکر کے مسلمان ایمبیسی چوک پر جمع ہوئے۔ ختم نبوت پر فدائیت کا اظہار کیا گیا، چناب نگر ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھا۔ الحمدللہ مغرب سے قبل ختم نبوت بورڈ کی تنصیب سے فارغ ہوئے۔ ایک بار پھر شکست قادیانیت کا مقدر بنی۔

۴ جون ۲۰۲۲ء بعد مغرب مولانا محمد الیاس چینوٹی کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس ہوئی۔ انٹرنیشنل ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، پاکستان علماء کونسل و دیگر کئی جماعتوں کے ذمہ داران نے پریس کانفرنس میں واضح پیغام دیا کہ ختم نبوت بورڈ کی حفاظت کے لئے آخری حد تک قربانی دیں گئے۔ اگر بورڈ کو چھیڑا گیا تو چناب نگر قادیانی جماعت سرغنوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائیں گئے۔

میٹرو بس راولپنڈی کا ختم نبوت اسٹیشن

جناب محمد زاہد اسلام آباد

لاہور میں اورنج ٹرین کے ایک اسٹیشن کا نام ختم نبوت کے بابرکت نام پر ہے اسے دیکھ کر دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس بارے میں معلومات لی جائیں کہ اورنج ٹرین کے اس اسٹیشن کا نام ’’ختم نبوت‘‘ کن سرکاری مراحل سے گزر کر رکھا گیا ہے۔ اس بارے میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی سے رابطہ کیا گیا انہوں نے طریقہ کار بتایا کہ یہ کیسے اور کس طرح ممکن ہوا ہے۔ اس سارے عمل کو سننے کے بعد دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ پنڈی اسلام آباد کے کسی عوامی اسٹیشن یا مرکزی گزرگاہ کا نام آقا کریم ﷺ کی ختم نبوت کے بابرکت نام پر رکھا جائے۔

میٹرو بس، جس کو ہزاروں لوگ روزانہ صدر سے سیکرٹریٹ تک استعمال کرتے ہیں اور ہم نے اس بارے میں محترم محمد متین خالد سے بھی رابطہ کیا اور ابتدائی طور پر ان دو شخصیات نے اس سلسلہ میں ہماری بھرپور راہنمائی اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ پنڈی اسلام آباد میں اس مبارک کام کو کرانے کے لئے طریقہ کار وضع کیا گیا کہ یہاں میونسپلٹی میں اس کے کیا رولز یا قوانین ہیں، جگہ کے نام کو تبدیل کرانے کے لئے اور کن مراحل سے ہمیں گزر کر جانا ہے۔ یہاں لوکل گورنمنٹ بھی ہے فیڈرل گورنمنٹ بھی ہے اور کنٹونمنٹ بھی ہے اور بیس کلومیٹر کے فاصلے پر پورا ویسٹ بیٹھا ہوا ہے کہ جتنی بھی ایمبیسیز ہیں اور یورپی یونین وغیرہ کے دفاتر یہاں موجود ہیں۔ ان سب کے ہوتے ہوئے دل میں خدشات تھے کہ یہ لوگ ہمارے اس جائز مطالبہ اور کام میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

بہرحال اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام لے کر پہلے اس کام کو کرنے کے لئے ایک ٹیم تیار کی جو ہر طرح کی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر اس مبارک کام کو انجام دے اور پھر اس کام کے لئے قانونی تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے درخواستیں تیار کی گئیں اور ابتدائی طور پر ہمارے ساتھیوں میں دو ریٹائر بیوروکریٹ صاحبان جو الحمدللہ عاشق رسول ہیں۔ انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اور پھر یہاں اندرون شہر میں انجمن تاجران کی ایک اچھی خاصی اکثریت ہے تو اس سلسلہ میں جناب شیخ ناصر علی جو سیرت میلاد کمیٹی کے صدر ہیں اور تاجر بھی ہیں جو اپنے نیک کاموں میں متحرک اور فعال بھی ہیں، انہوں نے اس حوالہ سے ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ پھر ان کو ساتھ ملا کر تیار کردہ درخواست کو سرکاری سطح پر منظور کروانے کے لئے متعلقہ افسران کو دی گئیں اور ابتدائی طور پر یہ بات چلی کہ کمیٹی چوک، چاندنی چوک یا چوک وارث خان میں سے کسی ایک چوک کا نام ختم نبوت کے مبارک نام سے منسوب کر دیا جائے۔ کیونکہ لیاقت باغ کی ایک تاریخی حیثیت ہے اور اس وجہ سے اس جگہ کا نام تبدیل ہونا ممکن نہیں تھا اسی طرح چوک وارث

خان کا نام تبدیل کرنے میں کچھ تھوڑی سی رکاوٹ تھی، البتہ چاندنی چوک یا اس سے جو آگے اسٹیشن ہیں، سکس فوریا رحمٰن آباد وغیرہ یہ پرانے رکھے ہوئے نام ہیں۔ بہرحال مرحلہ وار درخواستیں دیں اور مختلف انجمن تاجران سے اس کی تائید حاصل کی گئی۔ پھر اس کے بعد گورنمنٹ منیجمنٹ نے کہا کہ آپ لوگ پبلک اوپینین قرارداد لے کر آئیں، مثلاً چیمبر سے، بارکونسل سے، پاکستان نیشنل پریس کلب سے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس میں بھی کامیابی عطاء فرمائی۔

رمضان المبارک سے ایک ہفتہ قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کی منظوری دلوائی اور یہاں پر شمس آباد اسٹیشن کا نام الحمدللہ! ''ختم نبوت'' اسٹیشن ہوگیا۔ ہماری خواہش تو تھی کہ چاندنی چوک کا نام ختم نبوت اسٹیشن ہوجائے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا نعم البدل دیا کیونکہ شمس آباد ایک تاریخی حیثیت کا حامل ایک شہری حلقہ آبادی ہے۔ یہاں پر ایگریکلچر یونیورسٹی ہے، اور ہزاروں کی تعداد میں طلباء یہاں چلنے والی بسوں سے سفر کرتے ہیں اور دوسرا یہ کہ ہر شہری کی یہاں سے گزرگاہ ہے۔ پاس ہی کرکٹ اسٹیڈیم ہے اور یہیں سے ڈبل روڈ اسلام آباد کی طرف جاتا ہے۔ فوڈ سٹریٹ ساتھ ہے، آگے مری کی طرف روڈ جاتا ہے تو یہ مین جنکشن ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس مبارک نام کی منظوری عطاء فرمائی اور پھر اسی طرح اس کا جو پورا انفرااسٹرکچر ہے بورڈ وغیرہ ساری چیزیں تبدیل ہوئیں اور بسوں کے اندر جو سافٹ ویئر تھا، جس کے ذریعے مسافروں کو سفری معلومات فراہم کی جاتی ہیں، ان کو بھی تبدیل کیا گیا اور بسوں میں موجود سفری نقشوں کو بھی تبدیل کیا گیا اور قرآنی آیات سے مزین ہوکر ختم نبوت کے بابرکت بورڈ لگے۔ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں ایک بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے۔ ذیل میں ختم نبوت اسٹیشن کے بورڈ اور ڈویژنل کمشنر سے منظوری کا عکس بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

IMMEDIATE RESTRICTED

OFFICE OF THE
COMMISSIONER
RAWALPINDI DIVISION
RAWALPINDI

1427

Tel No: 051-9292526
Fax No: 051-9292508
E-mail : acg.rwp@gmail.com

No. 43/GB
Dated: 30-1-2022

To

The Deputy Commissioner,
Rawalpindi

Subject: - **APPLICATION**

Kindly find enclosed a copy of an application submitted by Mr. Zahid Mehmood, Member Supreme Council Markazi Seerat & Milad Committeee Rawalpindi on the subject noted above for necessary action as per law/policy.

Assistant Commissioner (General)
Rawalpindi Division
Rawalpindi

29/1/2022

Copy to:-

1. Mr. Zahid Mehmood, Member Supreme Council Markazi Seerat & Milad Committeee Rawalpindi
2. PS to Commissioner, Rawalpindi Division, Rawalpindi.

پی ایس سی بلوچستان کے نصاب سے قادیانی امدادی کتاب کا اخراج

مولانا محمد اویس

☆...... پی ایس سی (پبلک سروس کمیشن بلوچستان) کی جانب سے ۴؍فروری ۲۰۲۲ء کو مختلف اسامیوں کے لئے ایک اشتہار جاری ہوا۔

☆...... بلوچستان پبلک سروس سے مقابلہ کے امتحانات کے لئے جو نصاب جاری کیا گیا، اس مقررہ نصاب کے صفحہ نمبر۵، گروپ ای (E) کی اسلامیات کے عنوان کے تحت جن چار کتب کے مطالعہ کی ہدایت کی گئی۔

☆...... ان کتب میں چوتھے نمبر پر ایک کتاب ''The early caliphate'' جو محمد علی مرزائی لاہوری جماعت کے بانی کی تصنیف کردہ تھی۔

☆...... ۲۱؍مئی ۲۰۲۲ء کو مجلس احرار اسلام کے رہنما ڈاکٹر عمر فاروق احرار نے سروس کمیشن کو لیٹر لکھا۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان نے پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین جناب عبدالسالک سے ملاقات کے لئے وقت لیا اور جنگ اخبار میں خبر بھی لگوائی۔

☆...... ۲۴؍مئی ۲۰۲۲ء دوپہر ساڑھے بارہ بجے چیئرمین پبلک سروس کمیشن بلوچستان جناب عبدالسالک سے مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے چار رکنی وفد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا انوارالحق حقانی صاحب کی قیادت میں ملاقات کی۔ وفد میں عالمی مجلس کوئٹہ کے جنرل سیکرٹری جناب حاجی خلیل الرحمٰن، صوبائی مبلغین مولانا عنایت اللہ اور (راقم محمد اویس) شامل تھے۔

☆...... چیئرمین جناب عبدالسالک نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی درخواست پر فی الفور اس کتاب کو جو ۱۹۷۴ء سے داخل نصاب تھی خارج کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

☆...... انہوں نے سیکرٹری گورنمنٹ آف بلوچستان سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو ایک لیٹر بھی جاری کیا جس کی کاپی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی ارسال کی جو یہ ہے:

BALOCHISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

Samungli Road, Quetta Cantt:

No. PSC/EXAM /2022/ 240532-23
Dated Quetta the, 24th May, 2022

To

The Secretary to
Government of Balochistan,
Services & General Administration
Department, Quetta.

Subject- **REQUEST FOR DELETION OF THE NAME OF AUTHOR AND BOOK RECOMMENDED IN SYLLABUS FOR THE PREPARATION OF OPTIONAL SUBJECT (ISLAMIAT).**

The undersigned is directed to refer to the subject noted above and to state that the Commission conducts Competitive Examination for the posts of Assistant Commissioner/Section Officer (B-17) regularly in accordance with the prescribed syllabus duly notified by S&GAD **(Annex-A)**. Recently, it has been brought to the notice of this Commission by **Aalmi Majlis Tahaffuz-e- Khatam-e-Nabuwat Balochistan and Majlis-e-Ahrar Isalm Pakistan** that the book "**Early Caliphate**" written by Muhammad Ali has been recommended for preparation of optional subject **Islamiat exists at S.No.34.** The author of the book Mr. Muhammad Ali according to **Aalmi Majlis Tahaffuz-e- Khatam-e-Nabuwat Balochistan and Majlis-e-Ahrar Isalm Pakistan is Qadiani**. They have requested that the book authored by a Qadiani be deleted from the syllabus .

The Commission agrees with the views of Aalmi Majlis Tahaffuz-e-Khatam-e-Nabuwat Balochistan and Majlis-e-Ahrar Islam Pakistan and recommends that the above mentioned book may be deleted from the syllabus and the following two books may be added in the syllabus :-

I) Introduction to Islam by Dr. Hamidullah
II) Islam : Its meaning and Message by Khurshid Ahmed.

The Government's decision in this regard may kindly be conveyed to the Commission at the earliest.

Secretary
Balochistan Public Service
Commission

24/5/22 o/c

Copy forwarded to the Chairman, Aalmi Majlis Tahaffuz-e-Khatam-e-Nabuwat Balochistan, Quetta for information.

BALOCHISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

Samungli Road, Quetta Cantt.

Dated Quetta, the 13th May, 2022.

PUBLIC NOTICE

No.PSC-2022/Exam/358/ It is notified for information of the candidates who applied for the posts of Assistant Commissioner/Section Officer (B-17) of the S&GAD advertised vide this Commission's Advertisement No. 04/2022 that the book **" Early Caliphate"** by Mr.Muhammad Ali recommended for preparation of optional subject (Islamiat) mentioned at S.NO.34 of the syllabus for PCS Examination may be treated as cancelled. Meanwhile , the following books in addition to already recommended material are suggested to the candidates for the said subject (Islamiat):-

BPSC OFFICIAL
THE ONLY OFFICIAL FACEBOOK PAGE OF BPSC

1.Introduction to Islam by Dr.Hamidullah
2.Islam: Its meaning and Message by Khurshid Ahmed.
3.Khilafat-o-Malookiat by Abul A' la Mawdudi.

The Government of Balochistan has been requested to amend the suggested books accordingly.

Balochistan Reforms

SECRETARY
Balochistan Public Service Commission

NO. EVEN & DATE EVEN.

Copy to: -

1. The Secretary, S&GA Department, Govt. of Balochistan, Quetta.
2. The Director General, Public Relations, Balochistan, Quetta for publication in the Leading Newspapers.
3. The Senior News Editor, Pakistan Television, Quetta Centre for telecasting as News Item.
4. The Incharge, Computer Lab, BPSC.
5. Notice Board, BPSC.

SECRETARY
Balochistan Public Service Commission

BPSC OFFICIAL

بعدازاں کتاب کے نصاب سے خارج کرنے کا نوٹیفکیشن ۲۵ مئی ۲۰۲۲ء کا جاری ہو گیا جو یہ ہے:

اس کامیاب جدوجہد کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے چیئرمین پبلک سروس کمیشن کو ذیل کا شکریہ کا خط تحریر کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب عبدالسالک خان صاحب چیئرمین پبلک سروس کمیشن بلوچستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

جناب عالی! گزشتہ ہفتہ اس نئی صورت حال پر ملک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی کہ ایک ایسا غیر مسلم اقلیتی گروہ قادیانی جن کے کفر پر تمام عالم اسلام، سپریم کورٹس، وفاقی شرعی عدالت، آئین پاکستان اور تمام مکاتب فکر متفق ہیں۔ ان کے ایک رائٹر محمد علی لاہوری کی کتاب ’’**The Early Caliphate**‘‘ پبلک سروس کمیشن کے امتحان کے لئے امدادی کتب میں شامل ہے۔

آپ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنماؤں کا وفد حضرت مولانا قاری انوار الحق حقانی صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ ورکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی قیادت میں ملا، آپ نے وفد کے خیالات ومطالبات کو ہمدردی سے سنا اور پھر اس کا ازالہ بھی فرمایا کہ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ قادیانی کتاب کو پبلک سروس کمیشن کی امدادی کتب سے نکال دیا گیا۔ جناب محترم! قادیانیت کا وجود اسلام دشمنی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ اس کے بانی ملعون قادیان نے جہاں خود کو رسول ونبی کہا، وہاں خود کو بعینہٖ محمد رسول اللہ قرار دے کر محمد ثانی کا لقب اختیار کر کے خود پر محمد رسول اللہ کی وحی کے نازل ہونے کا ملعونانہ دعوی بھی کیا۔ اس لئے اس کا اور اس کے ماننے والوں کا وجود اس وقت دھرتی پر اہانت رسول کی چلتی پھرتی تصویر کا نام ہے۔ ان سے بچنا اہل اسلام کو بچانا مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے۔ انتہائی خوشی ہے کہ آں جناب نے ایک انتہائی اور حساس دینی امر کا ادراک کر کے سرکاری غلطی کا بروقت ازالہ کیا۔ اس امر پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے شکریہ ادا کرنا ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو دارین کی راحتوں سے سرفراز فرمائے اور ملک کی سالمیت واستحکام کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو ادا کرنے کی توفیق نصیب کرے۔ ایک بار پھر شکریہ کے ساتھ اجازت۔

والسلام!

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری...... مرکزی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان: ۲۷ جون ۲۰۲۲ء

اس جدوجہد میں مولانا قاری انوار الحق حقانی، حاجی خلیل الرحمٰن، مولانا عنایت اللہ، ڈاکٹر عمر فاروق احرار اور پبلک سروس کمیشن بلوچستان نے اس سلسلہ میں خدمات سرانجام دیں۔

مرزا قادیانی کی دس ناکامیاں

مولانا عتیق الرحمٰن

مرزا قادیانی کی چند مشہور ومعروف ناکامیاں درج ذیل ہیں:

☆...... براہین احمدیہ کی تکمیل باوجود پختہ وعدوں کے نہ کر سکے اور غالباً تیس برس تک زندہ رہے۔

☆...... قرآن مجید کی تفسیر نہیں کر سکے۔

☆...... منارہ پورا نہ بنوا سکے۔ جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منارۃ المسیح کے مقابلہ میں تیار کروا رہے تھے۔

☆...... اشاعت اسلام جو ان کا خاص دجالی دعویٰ تھا وہ کچھ بھی نہ ہوا۔ بلکہ دوسرے مذاہب باطل پھلتے پھولتے رہے۔

☆...... تثلیث پرستی مٹانا (عیسائیت کو ختم کرنا) انہوں نے خاص اپنا کام بتایا تھا وہ کچھ بھی نہ کر سکے۔

☆...... منکوحہ آسمانی محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کی کیسی انہیں تمنا رہی مگر یہ مراد ان کی پوری نہ ہوئی۔

☆...... اپنے سامنے محمدی بیگم کے شوہر کے مرجانے کی خواہش کس قدر انہیں تھی مگر وہ نہ مرا اور اس وجہ سے وہ صرف نامراد ہی نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے نزدیک جھوٹے ٹھہرے۔ کیونکہ اس کے مرنے کی پیشین گوئی انہوں کی تھی اور اسے اپنی صداقت کا معیار بتایا تھا۔

☆...... ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے اپنے سامنے مرنے کی ضرور انہیں آرزو تھی کیونکہ اپنے سامنے ان کی مرنے کی پیشین گوئی تھی اور ان کے سامنے اپنے مرجانے کو نہایت عار اور خلاف مرضی خداوندی بتایا تھا۔ (کیونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب قادیانیت پر چار حرف بھیج چکے تھے) (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۹ تا ۵۹۱) ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں مرزا قادیانی مرگیا۔

☆...... مولانا ثناء اللہ امرتسری کی موت بھی ان کی خاص مراد تھی جو کہ پوری نہ ہوئی اور مرزا قادیانی اس دنیا سے چل دیئے۔ اور مولانا امرتسری زندہ رہے اور خلیفہ قادیاں کو للکارتے رہے۔

☆...... پیشین گوئی کہ میری عمر ۷۴ سال سے ۸۶ کے درمیان ہوگی۔ مگر ۶۸ یا ۶۹ سال کی عمر میں بمرض ہیضہ بیت الخلاء میں گندگی پر مردار ہوئے۔

ان کے سوا اور بھی ان کی مرادیں ہیں جن میں وہ نامراد رہے مگر سب کے بیان میں طوالت ہے۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قسط نمبر: 2　　مولانا مقبول احمد سیوہاروی

حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ مریم علیہا السلام خدا کی خاص بندی ہے۔ دن گزرتے رہے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس خدا کا پیام آیا: ’’اے مریم! خدا نے تجھے بزرگی دی ہے اور پاک کر دیا ہے۔ اور تمام دنیا کی عورتوں سے تجھے بڑھایا ہے اور اونچا مرتبہ دیا ہے۔ مریم! اپنا سر جھکا اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھ‘‘۔ اب حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت اتنی بڑھ گئی کہ بغیر کسی خاص ضرورت کے کوٹھڑی کے باہر نہ نکلتیں۔ سارا سارا دن عبادت کرتی رہتیں۔ ایک دن ذرا عبادت خانہ کے پوربی کونہ میں ایک مرد کو دیکھا، مرد کو دیکھا تو گھبرا گئیں۔ بولیں خدا سے ڈر میں تجھے خدا کا واسطہ دیتی ہوں اور تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ یہ مرد نہ تھا فرشتہ تھا۔ مشہور فرشتہ جبریل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے رسولوں کے پاس آیا کرتا ہے۔ فرشتہ بولا۔ مریم! خوف نہ کر مجھے تو خدا نے بھیجا ہے۔ تجھے بیٹے کی خوش خبری دینے آیا ہوں۔ مریم بولیں کیا خوب۔ میرے اور لڑکا، یہ بھلا کیسے ہوسکتا ہے۔ مجھے تو کسی مرد نے آج تک چھوا بھی نہیں نہ میں بد چلن ہوں۔ فرشتہ نے کہا یہ سچ ہے کہ تم بری اور بدچلن نہیں ہو۔ مگر یہ تو خدا کا حکم ہے۔ اسے کون ٹال سکتا ہے۔ میں تو خدا کا بھیجا ہوا ہوں تیرے پروردگار نے کہا ہے۔ ’’مریم تجھے اور تیرے لڑکے کو دنیا کے لئے ایک نشان بناؤں گا۔ تاکہ دنیا میری قدرت پہچانے اور انسانوں کی عقل چکرا جائے کہ بغیر مرد کے ہاتھ لگائے بیٹا کیسے ہوگیا۔ مریم ایسے لڑکے کی بشارت سن جو اللہ کا کلمہ ہوگا۔ وہ خود بخود تیرے پیٹ میں آجائے گا اور پیدا ہوگا۔ دنیا اسے مسیح کہہ کر پکارے گی۔ دودھ پیتا باتیں کرے گا۔ اور جب تک اس دنیا میں رہے گا لوگوں کو سیدھا اور اچھا راستہ بتائے گا۔ مریم خوف نہ کھا۔ یہ تو ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا کا یہی حکم ہے۔‘‘

یہ کہہ کر فرشتہ نے مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماری اور چلا گیا۔ کچھ ہی دن بعد حضرت مریم علیہا السلام کو ایسا معلوم ہوا جیسے وہ پیٹ سے ہیں پھر تو وہ گھبرائیں اور سوچ میں رہنے لگیں۔ جب بچہ کی پیدائش کا وقت قریب آتا دکھائی دیا تو گھبراہٹ اور بھی بڑھ گئی۔ وہ سوچتی تھیں کہ دنیا مجھے نیک سمجھتی ہے۔ خاندان اور شہر والے میری نیکی کی مثالیں دیتے ہیں۔ گود میں بچہ دیکھیں گے تو کیسا کہیں گے۔ ہائے اب کیا ہوگا۔ کون یقین کرے گا کہ فرشتہ کی پھونک کے کرشمہ سے یہ سب کچھ ہوگیا ہے۔ کروں تو کیا کروں۔ حقیقت حال سمجھاؤں تو کیسے سمجھاؤں۔ کچھ بھی ہو عبادت خانہ سے کچھ دور چلا جانا چاہیے۔ یہ سوچ کر حضرت

مریم علیہا السلام بیت المقدس سے دور پہاڑی کے ایک ٹیلہ پر چلی گئیں۔ درد ہوا تو تلملا کر کھجور کے تنہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئیں۔ ادھر درد کی بے قراری ادھر یہ سوچ کہ بچہ پیدا ہوگا تو کیا ہوگا۔ عجب الجھن تھی آپ ہی آپ کراہ کر بولیں کیا اچھا ہوتا کہ پہلے ہی مر جاتی اور لوگ مجھے بھول جاتے۔ اچانک کھجور کے جھنڈ کے نیچے سے آواز آئی مریم اداس کیوں ہے کھجور کے پیڑ کو ہلا یہ میٹھی کھجوریں ہیں ہلانے سے تازہ کھجوروں کا ڈھیر ہو جائے گا۔ اور دیکھ تیرے نیچے ٹھنڈے پانی کی نہر لہریں لے رہی ہے۔ کھا پی اور اپنے بچے کے دیدار سے خوش ہو جا۔ بچہ بھی ایسا جس کا مرتبہ اونچا اور بلند ہے۔

یہ فرشتہ کی آواز تھی جسے مریم نے سنا۔ اب جو دیکھا تو بچہ پیدا ہو چکا تھا۔ بچہ دیکھا تو جی باغ باغ ہو گیا مگر یہ سوچ پھر بھی تھا کہ کسی نے پوچھا تو کیا جواب دوں گی۔ بن باپ کے بچہ کیسے؟ فرشتہ خدا کے حکم سے پھر آیا اور کہا بے کھٹکے اپنے گھر والوں کے پاس بستی میں چلی جا۔ کوئی پوچھے تو چپ چاپ رہنا۔ اور کہہ دینا میں روزہ سے ہوں جو کچھ پوچھنا ہو اس بچہ سے پوچھو۔ یہ سن کر حضرت مریم علیہا السلام کا دل شیر ہو گیا اور بچے کو لے کر بے کھٹکے چل پڑیں۔ جوں ہی شہر میں پہنچیں اور بستی والوں نے گود میں بچہ دیکھا تو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

ارے یہ کیا مریم! تو اور بچہ۔ حضرت مریم علیہا السلام نے اشارہ سے کہا بچہ سے پوچھ لو سب لوگ حضرت مریم علیہا السلام کو تکنے لگے۔ دودھ پیتے بچہ سے ہم کیا پوچھیں؟ اک دم بچہ بولا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔ اللہ نے مجھ پر ایک کتاب اتاری ہے۔ مجھے نماز کا حکم دیا ہے جب تک زندہ رہوں گا میرا یہی کام رہے گا خدا نے مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے۔ سلامتی رہے گی خدا کی مجھ پر''۔ اب تو سب کے سب دنگ رہ گئے اور ایک دوسرے کو تکنے لگے۔ کیسا عجیب ماجرا ہے۔ دودھ پیتا بچہ اور ایسی باتیں۔ سچ یہ ہے کہ اللہ کی قدرت کے کرشمے سمجھ ہی میں نہیں آتے یہ اس کی قدرت کا کھلا نشان تھا۔ سب نے کہا کنواری مریم پاک ہے۔ پھر کیا تھا جو سنتا تھا دوڑا چلا آتا تھا۔ آن کی آن میں یہ خبر پھیل گئی اور دور دور تک کے شہروں میں اس انوکھی بات کا چرچا ہو گیا۔

حضرت مسیح کی صورت بڑی بھولی بھالی تھی۔ سرخ سفید رنگ زلفیں کندھوں تک چھوتی ہوئیں۔ بدن ایسا صاف شفاف جیسے ابھی غسل کیا ہے۔ باتیں ایسی کہ جی چاہتا سنتے ہی رہیے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں بڑے بڑے کاہن تھے۔ مگر مکّار اور جھوٹے توریت پڑھ کر لوگوں کو سناتے تو ایسا اوٹ پٹانگ مطلب بتاتے جسے سن کر آدمی گمراہ ہو جاتے جھوٹ بولنے میں ذرا نہ جھجکتے ذرا سے لالچ میں جھوٹی گواہیاں دے دیتے۔ امیر غریب پادری اور عالم سب اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ سچائی اور خوف خدا سے سب کے دل خالی تھے۔ حضرت مسیح ان سب کو للکارتے تھے۔ خدا سے ڈراتے تھے وہ کہتے تھے۔　جاری ہے!

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

قسط نمبر: 9　　حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

پروفیسر محمد حاذق کی مداخلت

اس مرحلے پر شعبہ فارسی کے پروفیسر محمد حاذق جو خود کٹر مسلمان اور انتہائی سلجھے ہوئے اساتذہ میں سے تھے، اٹھے اور مولانا سے بادب التجا کی کہ وہ یونیورسٹی یونین کی روایات، جس کے بانیوں میں سے وہ (مولانا) خود بھی ہیں، احترام کریں اور ایسے اختلافی مسائل پر اظہار رائے سے احتراز فرمائیں جو یونیورسٹی میں زیر تعلیم مختلف فرقوں کے درمیان تلخی پیدا کر کے یونیورسٹی کی فضا کو مکدر کرنے کا باعث ہوں۔ لیکن ننانوے فیصد طلبا کا جوش وخروش اور بگڑتے تیور دیکھ کر پروفیسر صاحب حرف مطلب پوری طرح ادا نہ کر پائے تھے کہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

مولانا نے پروفیسر صاحب کو یقین دلایا کہ انہیں نہ صرف اس یونین کی روایات کا پورا پورا احترام ملحوظ ہے بلکہ وہ عقیدۂ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے درمیان کامل یگانگت اور صلح وصفائی کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ عادتاً اس کے مبلغ بھی ہیں۔ لیکن یہ کیوں کر ممکن ہے کہ محمد عربی ﷺ کی ختم المرسلینی پر ایمان نہ رکھنے والے ایک باطل گروہ کو جس کا نبی الگ ہے جس کی وفاداری کا مرکز قادیان کی راہ سے لندن ہے، جس کا شعار انبیاء کو گالیاں دینا اور جس کا جزو ایمان نصاریٰ کی غلامی ہے، ان کو صرف اس لئے معاف کر دیا جائے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ جناب پروفیسر صاحب یاد رکھئے کہ مسلم یونیورسٹی ایک اسلامی ادارہ ہے۔ اگر اس کی آستین میں سانپ پلنے لگے تو نہ صرف یہ اس ادارے کا اسلامی تشخص ہی ختم ہو جائے گا بلکہ اس کی اس یونین کی وہ روایات بھی بے معنی ہو کر رہ جائیں گی جن کا آپ کو اس قدر پاس ہے۔

مولانا نے اپنے موقف کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ انگریز کو تو خوب معلوم ہے کہ قادیانی نبوت کیوں وجود میں لائی گئی ہے اور قادیانی امت کیا ہے؟ ماتم کا مقام یہ ہے کہ بھولے بھالے مسلمان اس نبوت اور اس نبوت کی حلقہ بگوش امت کے مقاصد سے آشنا نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں اپنی ہی تباہی وبربادی کو دعوت دے رہے ہیں، تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سر ظفر اللہ خاں جو قادیانی ''نبی'' کے غالی پیروکاروں میں سے ہے، جو مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے۔ ''مسلمان'' کا لیبل اپنے ماتھے پر چسپاں کر کے خود مسلمانوں کی خود فراموشی کے طفیل وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں پہنچا ہے اور اس کونسل میں

وہ مسلمانوں کی نہیں صرف قادیانیوں کی نمائندگی اور انگریزی استعمار کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے موجود ہے۔

سوشلزم، کمیونزم ایتھیزم وغیرہ

قادیانیوں کے مشئوم مقاصد اور طریق واردات کی سیر حاصل نقاب کشائی کے بعد آپ نے ''سوشلزم''، ''کمیونزم''، ''ایتھیزم'' (**Atheism**) اور اس قسم کے دیگر غیر اسلامی نظریات پر انتہائی فکر انگیز اور بصیرت افروز خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے وضاحت کی کہ یہ ساری ''ازمیں'' مغربی تہذیب اور طرز فکر کے شجر خبیث ہی کے برگ وباد ہیں اور صرف ان دلوں اور دماغوں میں راہ پاتی ہیں جن میں ایمان اور اسلام کی روشنی نے گھر نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آج کے نوجوان نے اسلام اور قرآن کا بغور مطالعہ کیا ہوتا یا محمد رسول اللہ ﷺ کی روشن سیرت پر ایک نگاہ ڈالی ہوتی تو وہ اس قسم کی آوارہ خیالی میں ہرگز مبتلا نہ ہوتا۔ آپ نے اس موضوع پر اپنے ارشادات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ:

جہاں لینن اور مارکس کے دعاوی صرف زبانی جمع خرچ ہیں، محمد عربی ﷺ نے جو کہا کر دکھایا۔ جو تعلیم دی وہ اور ان کے صحابہؓ اس کا مکمل نمونہ تھے۔ آپ کی تعلیم کی حقانیت اور سیرت طیبہ کا اعجاز یہ ہے کہ اسود واحمر ایک ہوگئے۔ فساد بندہ وآقا مٹ گیا، محمود وایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے۔ بلال حبشی اور سلمان فارسی ہم مرتبہ ٹھہرے، بڑائی کا معیار مال دولت یا کوئی اور مادی برتری نہیں بلکہ صرف اور صرف خوف خدا اور عمل صالح قرار پایا۔ ''ان اکرم عنداللہ اتقٰکم'' مولانا اس موضوع پر خاصی دیر تک حقائق ومعارف کا دریا بہاتے رہے۔ ہر ہر نکتے پر باذوق سامعین ''واہ واہ'' اور سبحان اللہ! کہہ کر اپنی تائید وتحسین کا اظہار کرتے رہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دل کی آواز دلوں میں گھر کر رہی ہے۔ علی گڑھ یونین نے یہ ایمان افروز سماں شاذ ہی دیکھا ہوگا۔

مولانا عبدالحنان کی تقریر

مولانا ظفر علی خان کی تقریر کے بعد مولانا کے ہم سفر اور رفیق سیاست مولانا عبدالحنان تقریر کے لئے اٹھے۔ ان صاحب کی تقریر اس غلط فہمی پر شروع ہوئی تھی کہ (خدانخواستہ) پروفیسر حاذق قادیانی ہیں یا قادیانی جماعت سے کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مفروضہ درست نہ تھا، بات صرف اتنی ہی تھی کہ موصوف عام پڑھے لکھے مسلمان کی طرح روایتی رواداری یا ''وسیع القلبی'' کا شکار تھے۔ مولانا حنان نے پروفیسر حاذق کو بطور خاص مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں ''احمدی'' کہتے ہیں اور جس ''احمد'' کی نسبت سے وہ ''احمدی'' بنتے ہیں وہ ''وہ احمد'' نہیں جس کی نوید عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی بلکہ قادیان کا ''غلام احمد'' ہے جس نے ''غلام'' ہوتے ہوئے آقا کی مسند پر چھاپہ مارنے کی ناقابل معافی

جسارت کر ڈالی ہے۔ قادیانی تمام مسلمانوں کو ''حرام زادہ'' اور ان کی ماؤں بہنوں کو سورنیاں اور کتیاں کہتے ہوئے نہیں جھجکتے۔ ان کے ''پیغمبر'' کی انہیں یہی تعلیم و تلقین ہے۔ مولانا نے پروفیسر حاذق سے سوال کیا کہ کیا آپ اس کے باوجود ان دریدہ دہن لوگوں کو جبراً کھینچ کھینچ کر دائرہ اسلام میں لانے اور اپنے سینے سے لگانے پر مصر ہیں؟ مولانا نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حاذق صاحب کو بتایا کہ خود مسلم یونیورسٹی کے طبیہ کالج میں ان دنوں کیا ہو رہا تھا؟ مولانا نے ایک انتہائی تکلیف دہ واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے سامعین کو آگاہ کیا کہ طبیہ کالج کا ایک طالب علم اپنی کاپی پر مولانا ظفر علی خان کا مشہور شعر:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

کلاس روم میں بیٹھا لکھ رہا تھا کہ پاس بیٹھے ایک قادیانی نے چیخ کر کہا ''خاک نور خدا پر'' (نعوذ باللہ) اور اس شعر کے لکھنے والے پر۔ یہ سن کر مسلمان طالب علم مشتعل ہو گیا۔ سخت الفاظ کے تبادلے کے بعد ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ سوئے اتفاق سے کالج کا پرنسپل (ڈاکٹر عطاء اللہ بٹ) غالی اور زہریلے قسم کا قادیانی ہے اور سٹاف کی اکثریت بھی اسی کی ہم مذہب ہے۔ قادیانی طالب علم دوڑا دوڑا پرنسپل کے پاس پہنچا اور مسلمان طالب علم کے خلاف بے جا شکایت کی۔ پرنسپل صاحب جو مسلمانوں کی تذلیل پر ہمیشہ ادھار کھائے بیٹھے رہتے تھے۔ اس سنہری موقع کو کیوں ہاتھ سے جانے دیتے۔ جھٹ غریب مسلمان طالب علم پر دس روپے جرمانہ کر دیا اور دوسرے مسلمان طلبا پر سختیاں شروع کر دیں گئیں۔

اب حالت یہ ہے کہ کالج کے مسلمان طلبا پر عرصہ حیات تنگ ہے اور قادیانی کھلے بندوں ہر طرح انہیں تنگ کرتے رہتے ہیں۔ مولانا حنان نے پروفیسر حاذق کرتے ہوئے کہ جناب یہ آپ کی ''رواداری'' ہی کا نتیجہ ہے کہ ایک اسلامی ادارے میں بھی مسلمان بچوں کو چین اور اطمینان کی سانس لینا نصیب نہیں۔ مولانا نے اور بہت سی نئی اور مفید باتیں جن سے قادیانی اخلاق اور کردار پر روشنی پڑتی تھی، سامعین کو بتائیں اور کوئی دس بجے شب کے لگ بھگ دعا پر تقریر ختم ہوئی۔

آخر میں صاحب صدر نے پروفیسر حاذق ہی کو معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کا کہا۔ حاذق صاحب نے اٹھتے ہی سب سے پہلے اس غلطی کا ازالہ کیا جو مولانا ظفر علی خان کی تقریر کے دوران جناب حاذق صاحب کی مداخلت سے پیدا ہو گئی تھی۔ پھر آپ نے نہایت ہی باوقار اور دلکش انداز میں مولانا کے قوم پر احسانات اور ملت و وطن کے لئے بے بہا قربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اساتذہ، طلبا اور عہدے داران یونین کی طرف سے مولانا کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد نعرہ ہائے تکبیر اور ظفر علی خان زندہ باد کے درمیان صاحب صدر نے جلسہ برخاست کیا۔

۲۵؍نومبر کی روداد

۲۴؍نومبر (۱۹۴۳ء) یونین کے جلسہ کے اختتام پر ہی اعلان ہو چکا تھا کہ ۲۵؍نومبر کو دس بجے قبل از دوپہر ’’وقارالملک‘‘ ہال میں مولانا تقریر ارشاد فرمائیں گے۔ اس تقریر سے قبل ’’آفتاب ہوسٹل‘‘ کے طلبا کی استدعا پر مولانا نے ناشتہ پر تشریف لانا منظور فرمالیا۔ ہوسٹل کے وارڈن جناب ظہیر احسن اور شریف چشتی صاحب انہیں ان کی قیام گاہ سے لاکر ہوسٹل کے مین گیٹ پر پہنچے تو ہوسٹل کے تقریباً تمام طلبا نے آگے بڑھ کر پرتپاک استقبال کیا۔ طلبا مولانا کے ساتھ اور مولانا طلبا کے ساتھ اس طرح بے تکلف اور شیر و شکر نظر آرہے تھے کہ گویا وہ علی گڑھ سے کبھی گئے ہی نہ تھے۔ مولانا حقہ کے رسیا تھے، ناشتہ کے بعد جب چشتی صاحب نے مولانا کا یہ شعر پڑھا:

حقہ پیتا ہوں تو اڑ جاتے ہیں سکھوں کے دھوئیں　　خالصہ جی کی قضا میری کرامات سے ہے

تو حسن طلب کے انداز میں مولانا کے چہرے پر ایک دلآویز مسکراہٹ کھیل گئی۔ ہوسٹل کے مغربی ونگ میں منجھے ہوئے ’’حقہ باز‘‘ جناب غلام حسین کشمیری کے کمرے میں حقہ تازہ کر کے مولانا کے سامنے رکھ دیا گیا۔ یہاں کوئی نصف گھنٹہ طلبا اور مولانا کی نشست رہی۔ دس بجے کے قریب مولانا ’’وقارالملک ہال‘‘ تشریف لے گئے۔ یہ ہال جو سٹریچی ہال کے بعد یونیورسٹی کے تمام ہالز میں سب سے بڑا ہال ہے۔ گیلریوں سمیت کھچا کچھ بھرا ہوا تھا۔

محترم مہمان کا استقبال اسی احترام اور گرم جوشی سے ہوا جس کا مظاہرہ گزشتہ شب یونیورسٹی یونین میں ہو چکا تھا۔ یہاں بھی طلبا کے علاوہ بہت سے ممبران سٹاف اور معززین شہر موجود تھے۔ اساتذہ میں پروفیسر محمود احمد، پروفیسر عمرالدین، پروفیسر عبدالمجید قریشی پرووسٹ ’’سی‘‘ ہال، مولانا محمد عقیل پروفیسر دینیات قابل ذکر ہیں۔ مسٹر جمیل احمد صدر ’’سی‘‘ ہال کے ایما پر ایک قاری طالب علم نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کارروائی کا افتتاح کیا۔ پروفیسر محمود احمد نے تعارفی کلمات ادا کئے۔ اس کے بعد صاحب صدر کی استدعا پر مولانا نعرۂ ہائے تکبیر کی گونج اور پرزور تالیوں کے شور میں تقریر کے لئے اٹھے۔

آپ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد جلسہ گاہ کے نام کی مناسبت سے نواب وقارالملک مرحوم کا ذکر خیر کیا۔ پھر سیدؒ اور اپنے استاذ مولانا شبلی نعمانیؒ کی خدمات جلیلہ کی تفصیل بیان کی، اس ضمن میں آپ نے علی گڑھ کالج کے قیام اور مسلم یونیورسٹی کے بلند مقاصد کی طرف طلبا کی توجہ مبذول فرماتے ہوئے جلسہ میں موجود فرزندان اسلام کو وہ پیمان یاد دلایا جو تمام انسانوں کی روحوں نے روز الست اپنے پروردگار سے باندھا تھا۔ پھر فرمایا کہ مسلمان اور غلامی دو متضاد چیزیں، مسلمان نہ صرف خود آزاد رہنے کے لئے پیدا ہوا ہے بلکہ

پوری نوع انسانی کو غیر اللہ کی غلامی اور بندگی سے نجات دلانے کا بھی پابند ہے۔ جس طرح اس کا رسول ﷺ رحمت للعالمین ہے۔ مسلمان بھی بنی نوع انسان کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ ہندوستان مسلمان سے چھینا گیا ہے۔ اس کو آزاد کرانے کا فرض بھی سب سے بڑھ کر اسی پر عائد ہوتا ہے۔ تقریر اتنی مؤثر اور دل نشیں تھی کہ لوگ جھوم رہے تھے۔ آپ نے آخر میں طلباء سے ہاتھ اٹھوا کر حلف لیا کہ وہ رب کعبہ کے سوا کسی اور کے آگے اپنی گردن خم نہیں کریں گے اور حرمت رسول ﷺ پر کٹ مرنے کو اپنی سب سے بڑی سعادت سمجھیں گے۔ کوئی ساڑھے گیارہ بجے دعائے خیر پر مولانا کی تقریر ختم ہوئی۔ مسٹر جواہر بخش سیکرٹری ''سی'' ہال یونین نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور صاحب صدر نے جلسہ برخاست ہونے کا اعلان کیا۔

جامع مسجد علی گڑھ شہر کا عظیم الشان جلسہ

شہر کے مسلمانوں کو حضرت مولانا کے ارشادات سننے کا کچھ کم اشتیاق نہ تھا۔ ان کی توکوشش یہ تھی کہ مولانا پہلے شہر تشریف لے چلیں، مگر طلبا کا جوش اور والہانہ عقیدت انہیں پہلے یونیورسٹی لے گئی اور مولانا کے نزدیک بھی طلبا کا حق فائق تھا۔ مولانا کے علی گڑھ وارد ہوتے ہی شہر اور یونیورسٹی میں یہ اعلان ہو چکا تھا کہ ۲۵؍نومبر کو بعد از نماز عشاء شہر کی جامع مسجد میں ان کی تقریر ہوگی۔ نماز عشاء تک کم وبیش دس ہزار شہری مسجد کے اندر اور باہر جمع ہو چکے تھے۔ ۹ بجے شب کے بعد طلبا یونیورسٹی کی حدود سے باہر نہ جاسکتے تھے، نہ باہر رہ سکتے تھے۔ بایں ہمہ جلسہ گاہ میں طلبا بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ مقامی قومی کارکن حافظ محمد عثمان نے اتنے بڑے جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے ان تھک محنت کی تھی۔ اسٹیج کے چاروں طرف یونیورسٹی کے طلبا کا حلقہ تھا اور سامنے مسجد کے باہر کھلے چوک میں تاحد نظر شہر کے ہر حصے سے آنے والے ہزاروں سامعین مولانا کی ایک جھلک دیکھنے اور ان کی تقریر سننے کے لئے جمع تھے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ ایک صاحب نے مولانا کی مشہور نعت ''وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں'' دل کش ترنم سے پڑھ کر سامعین کا ایمان تازہ کیا۔ حافظ عثمان نے لوگوں کے اصرار پر محمد شریف چشتی کی لکھی ہوئی استقبالی نظم جو یونیورسٹی یونین کے اجتماع میں پڑھی گئی تھی، دوبارہ سنوائی۔ یہ نظم یہاں بھی بے حد مقبول ہوئی۔ نعت اور نظم کے بعد صدر جلسہ نے مولانا عبدالحنان سے تقریر کی استدعا کی۔

مولانا حنان نے حاضرین کو اہم مسائل حاضرہ سے آگاہ کیا اور ان مشکلات وخطرات کے مقابلے کے لئے تیاری کی تلقین کی جو ملک وملت کو دشمنان دین وملت کی طرف سے پیش آسکتے تھے۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس پشاور کی روئیداد

جناب عنایت اللہ: پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مکہ ٹاور شیرو جنگی بخشی پل چارسدہ روڈ پشاور میں ۱۰، ۱۱، ۱۲ مئی ۲۰۲۲ء کو پہلی مرتبہ ضلعی سطح پر پشاور میں تین روزہ کورس کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ شرکاء کورس سے مقامی علماء کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملکی سطح کے مناظرین اور ماہرین نے خطاب کیا۔ جن میں مولانا غلام رسول دین پوری، مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عادل خورشید، مولانا روح اللہ جان، مولانا عنایت الرحمٰن، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا سمیع اللہ جان فاروقی اور مفتی فضل واحد وغیرہ شامل ہیں۔

کورس کے پہلے روز دار العلوم حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل کے استاد حدیث مولانا روح اللہ جان نے افتتاحی کلمات سے کورس کا آغاز کیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ناظم عمومی مولانا عادل خورشید نے ناموس رسالت اور قانون ناموس رسالت کے موضوع پر سبق پڑھایا۔ انہوں نے قانون ناموس رسالت ۲۹۵ سی کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور اس قانون پر اٹھنے والے اعتراضات کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر گفتگو کی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ آخر میں جامعہ بحر العلوم بورڈ پشاور کے صدر مدرس مولانا عنایت الرحمٰن نے قادیانیوں سے بائیکاٹ کے موضوع پر مدلل گفتگو فرمائی۔

دوسرے دن کورس کا آغاز مشہور عالم دین پیر طریقت مفتی فضل واحد کے بیان سے ہوا۔ اس کے بعد دار العلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ کے شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمٰن اور مولانا عادل خورشید نے فتنہ قادیانیت کے پس منظر اور اس کے اغراض ومقاصد پر گفتگو کی۔ مفتی راشد مدنی نے دوسرے دن بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے موضوع پر مدلل گفتگو کی۔ مولانا غلام رسول دین پوری نے شاہ ولی اللہ دہلوی کے حوالے سے کہا کہ اگر کسی فتنہ کو سمجھنا اور اس کا سدّ باب مشکل لگ رہا ہو تو اس زمانہ کے اولیاء امت کو دیکھو کہ ان کا رخ کس طرح ہے اور وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرتے ہیں؟ اس سے امت کو رہنمائی ملے گی۔ اخیر میں مولانا قاری شاہد نے قادیانیوں کے طریقہ واردات پر فکر انگیز گفتگو کی۔

تیسرے اور آخری دن کورس کا آغاز دار العلوم انس بن مالک ؓ مالو متھرا کے طالب علم قاری

محمد افضل کی تلاوت سے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر اور سابق امیدوار صوبائی اسمبلی مولانا قاری سمیع اللہ جان فاروقی نے جماعتی زندگی کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے شرکاء سے انتہائی پر مغز گفتگو کی۔ ان کے بعد مولانا عادل خورشید نے قادیانیوں سے بائیکاٹ کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔ مفتی محمد راشد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں سے ہمارا اختلاف اصولی ہے۔ قادیانیوں نے تمام امت مسلمہ سے ہٹ کر مرزا قادیانی کو نبی مانا ہے۔ وہ کلمہ طیبہ تو ہمارا پڑھتے ہیں، لیکن دجل وفریب سے کام لے کر اس میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ مولانا غلام رسول دین پوری نے اپنے لیکچر میں علامت قیامت پر سیر حاصل گفتگو کی۔

کورس کا اختتامی اور کلیدی خطاب مفکر ختم نبوت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا تھا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں شرکاء کورس کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کا اس کورس میں شرکت کا مقصد صرف اور رضائے الٰہی اور عشق نبوی ہے۔ انہوں نے شرکاء کے جذبات کو ابھارتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جتنی تحریکیں چلیں اور جتنی قربانیاں دی گئی ہیں، ان میں ہمارے پشتون اسلام کا بہت بڑا حصہ اور کردار ہے۔ انہوں نے تاریخ کے مختلف ادوار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۳۸۴ھ مرزا قادیانی کے کفر پر جو پہلا فتویٰ مرتب ہوا تھا، جس پر پانچ سو علمائے کرام کے دستخط ثبت تھے۔ اس کے مدوّن مفتی محمد سہول خان پشتون تھے۔ ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار اسلام نے جب پہلی مرتبہ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرائی تو اس موقع پر پشتون علماء مفتی عبدالقیوم پوپلزئی اور مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ ان کے شانہ بشانہ تھے۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک میں بھی پشتونوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ آج خیبر پختون خواہ کے عصری تعلیمی اداروں کے نصاب میں اگر عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت پر جو مواد شامل ہے۔ اس میں جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پشتون علماء کا بہت بڑا کردار ہے۔ ہمیں اپنے ان اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عالمی مجلس کے اکابر کی زیر سرپرستی اور ان کے نہج پر ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔

کورس میں اسلام کے اہم عقائد پر مدلل اور تشفی بخش اور سیر حاصل گفتگو کی گئی۔ ایک ہزار کے قریب افراد نے کورس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ شرکاء کو ہر ممکن سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ تینوں دن جملہ شرکاء کی بہترین طعام سے تواضع کی گئی۔ آخری دن تمام شرکاء کو اسناد بھی دی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے ذمہ داران بالخصوص صوبائی امیر مفکر ختم نبوت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، ناظم ٹاؤن ٹو مولانا بصیر خان اور مبلغ ختم نبوت ٹاؤن ٹو مفتی تاج محمد ازہر خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: مولانا عتیق الرحمٰن

نام کتاب: نقوش علم: تالیف: شیخ الحدیث حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی: صفحات: ۶۲۶: قیمت: درج نہیں: ناشر: جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان: ۰۳۰۱:۶۳۶۱۹۹۰

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد کی علمی شخصیات میں سے ایک ہیں۔ آپ وقتاً فوقتاً اخبارات ورسائل میں مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ انہی مضامین کو (۱) ’’نقش قلم، (۲) نقوش اسلام، (۳) نقوش علم‘‘ کے نام پر تین کتابوں میں جمع کیا ہے۔ مؤلف نے زیرنظر تیسری کتاب نقوش علم میں تین ابواب قائم کئے ہیں:

(۱) باب اوّل میں قرآن کریم کی تفسیر پر لکھے گئے مضامین جو جامعہ فاروقیہ کے ’’ماہنامہ صدائے فاروقیہ میں ’’کلام اللہ کی تابانیاں‘‘ کے عنوان سے شائع ہوتے رہے۔ ان کو دروس قرآن کے عنوان کے تحت جمع کر دیا ہے۔ مؤلف چوں کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں سے ہے تو اس حوالے سے دینی مدارس کی ضرورت، دینی مدارس پر اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی پالیسی، فضلاء جامعات اور علمائے کرام کے لئے ہدایات جیسے مضامین کو یکجا کیا۔ (۲) باب دوم خدمات ودفاع دینی مدارس کے عنوان کے تحت لائے ہیں۔ (۳) باب سوم میں مشائخ واکابر کی سیرت پر لکھے گئے مضامین کو جمع کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس باب کا نام تذکرہ علماء مشائخ تجویز کیا ہے۔

یوں یہ کتاب تذکرہ قرآن کریم، مدارس دینیہ، علماء مشائخ کی تاریخ سے مزین ہے۔ گویا جن جن چیزوں سے علم پھوٹتا ہے ان کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب جیسے علماء کے لئے مفید ہے ویسے ہی طلباء کے لئے بھی بے حد نافع ہے۔ طلباء کو اپنے اکابرین کی سوانح کے اہم پہلوؤں کو پڑھنے کا موقع ملے گا تاکہ ان کے نقوش پر چل کر ان کی یاد تازہ کی جاسکے۔ اہل ذوق کے لئے یہ کتاب قیمتی خزانہ ثابت ہوگی۔

نام کتاب: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ حیات وخدمات: مرتب: حضرت مولانا محمد اکبر شاہ بخاری: صفحات: ۷۳۶: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور!

حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ کئی ساری کتابوں کے مؤلف ہیں۔ آپ نے اکابرین علماء دیوبند کے چمکتے دمکتے ستاروں میں سے کئی ایک کے حالات، سوانح،

خدمات، خطبات، مقالات کو جمع کیا ہے۔ جن میں مفتی اعظم پاکستان (مفتی محمد شفیعؒ) اکابرین ومعاصرین کی نظر میں، اکابر علماء دیوبند، تذکرہ خطیب الامت، ذکر خیرؒ ویاد شریفؒ جو حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ وحضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے تذکرہ پر ہے۔ سیرت بدر عالمؒ، تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین، مقالات عثمانیؒ، خطبات ادریسؒ، مقالات ترمذیؒ وغیرہ جیسی کتب سرفہرست ہیں۔

زیرنظر کتاب بھی شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے حالات وخدمات پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے کتاب کو دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ حصہ اوّل میں شیخ الاسلام کی ولادت وتعلیم وتدریس، قادیانیت کے خلاف مساعی، علمی وتصنیفی خدمات، آریوں سے مناظرہ، دستور پاکستان کا خاکہ، شیخ الاسلامؒ کی رحلت اور تدفین جیسے عنوانات قائم کرکے علامہ صاحبؒ کی زندگی کے تمام تر پہلوؤں کو یکجا کر دیا ہے۔ حصہ دوم میں مشاہیر علم ودانش کے مقالات ومشاہدات وتأثرات جو علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے متعلق اکابرین نے تحریر کیے مثلاً حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، حضرت مفتی مولانا محمد شفیع عثمانیؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ جیسی شخصیات کو جمع کر دیا ہے۔ اہل ذوق حضرات کے لئے بہت ہی اچھی کتاب ہے۔ خوبصورت ٹائٹل، عمدہ جلد بندی سے مزین ہے۔

نام کتاب: فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات: مرتب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی:

صفحات: ۲۵۴: ناشر: قاضی احسان احمد اکیڈمی بستی صدیق آباد شجاع آباد: فون نمبر: ۰۳۰۰-۶۳۴۷۱۰۳

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ قادیانیت سے متعلق معلومات کا انسائیکلوپیڈیا تھے۔ قیام پاکستان سے قبل آپ نے تقریباً چودہ سال قادیان میں رہ کر قادیانیوں کا علمی مقابلہ کیا۔ آپ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا قائم الدین عباسیؒ، مولانا قاضی عبداللطیف شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ، مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانیؒ جیسے علماء کبار کے استاذ محترم تھے۔

موجودہ حضرات میں سے مولانا اللہ وسایا، مولانا زاہد الراشدی اور مرتب موصوف مدظلہم بھی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے اور استاذ اپنے شاگردوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے علماء کرام اور مناظرین عظام بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے خوشہ چیں اور شاگرد ہیں۔ آپ کا پسندیدہ موضوع حیات عیسیٰ علیہ السلام تھا۔ آپ دھیمے انداز میں اپنے مخالفین کو شکنجے میں کس کر انہیں پٹخنیاں دیتے۔ آپ مجلس کے چھ ماہ تک امیر بھی رہے۔ آپ کے حالات زندگی پر کئی ایک حضرات نے مختصراً قلم اٹھایا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ نسل نو کو آپ کی عظیم الشان خدمات سے تفصیلاً آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ آپ کے شاگرد رشید موصوف مرتب نے کاغذات کی دبیز تہوں میں چھپے بکھرے موتی جمع کر دیئے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت کورس گلگت بلتستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یکم رمضان المبارک مطابق اپریل ۲۲۰۲ء سے پندرہ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا، کورس بعد از نماز تراویح عثمانیہ محلّہ کشروٹ، جناب حاجی یونس کے مدرسہ میں منعقد ہوا۔ کورس کی نگرانی مولانا عبدالسلام مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلگت نے کی، دو درجن طلبہ کرام نے کورس میں حصہ لیا۔ کورس میں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مدارس کے طلبہ نے شرکت کی۔ مولانا عبدالسلام مبلغ، مولانا ظہور احمد اور مولانا حسن جاوید نے عقیدہ ختم نبوت، نزول سیدنا عیسیٰ وظہور امام مہدی علیہما السلام اور تحریک ختم نبوت میں علماء کا کردار جیسے عنوانات پر اسباق پڑھائے۔ کورس کے اختتام پر معروضی پرچہ لیا گیا۔ کورس میں شریک طلبہ کو اعزازی اسناد اور کتابیں دی گئیں۔ اول، دوم، سوم آنے طلباء کو مزید کتب کے سیٹ دیئے گئے۔ کورس کے اختتامی روز تقریب کا انعقاد بھی کیا گیا۔ جس میں مولانا عبدالسلام، مولانا حسن جاوید، مفتی عارف محمود اور مولانا قاضی نثار احمد کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت سیمینار کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام بعد نماز عشاء جامع مسجد حافظاں والی چک نمبر ۱۰ ڈیم میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام محترم جناب قاری لیاقت علی نے فرمائی جبکہ ہدیہ نعت محترم جناب قاضی عبدالرحمٰن طوفانی نے پیش کی، مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے بیانات فرمائے۔ پروگرام کے اختتام پر ’’عشق مصطفیٰ ﷺ اور ہماری ذمہ داری‘‘ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

خطبات جمعتہ المبارک گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیرِ اہتمام ۲۱؍مئی ۲۰۲۲ء کا خطبہ جمعتہ المبارک مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار گوجرہ میں عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر زیر صدارت مولانا محمد اسعد مدنی امیر عالمی مجلس گوجرہ ارشاد فرمایا۔ مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے جامع مسجد عائشہ نیو ماڈل ٹاؤن گوجرہ میں جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام پر خطبہ ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس کالا پہاڑ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۲۱؍مئی ۲۰۲۲ء کو بعد نمازِ مغرب جامع مسجد محمدی چک نمبر ۳۱۵ ج ب کالا پہاڑ ٹوبہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد سعد اللہ لدھیانوی نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک جناب قاری محمد سفیان نے کی، ہدیہ نعت جناب قاری شرافت علی مجددی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مرکزی رہنماء عالمی مجلس لاہور، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب ٹوبہ، مولانا غلام مرتضٰی نفیسی ٹوبہ، محترم جناب ماسٹر عبدالحمید، مولانا مصدق عباس منتظم جامعہ امدادیہ گوجرہ نے اپنے اپنے انداز میں عقیدہ ختم نبوت، مرزا غلام قادیانی کا انجام پر خطابات فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد ۲۱؍مئی ۲۰۲۲ء کو ساہیوال کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ جمعہ کا خطبہ جامع مسجد عثمان غنیؓ فرید ٹاؤن میں ارشاد فرمایا۔ مولانا قاری منظور احمد طاہر کے ہاں جامع مسجد فاروق اعظمؓ فرید ٹاؤن میں عصر کی نماز کے بعد درس ختم نبوت ارشاد فرمایا۔ ۲۲؍مئی کو فجر کے بعد جامع مسجد محمدیہ میں بھی درس ختم نبوت ہوا۔ ان تمام پروگراموں کو کامیابی کے لئے قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری نصیر احمد اور مولانا محمد عمران اشرفی نے بھرپور محنت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱؍مئی ۲۰۲۲ء سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد یاسین ذیلدار کالونی ساہیوال میں قاری عبدالجبار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد عثمان المالکی نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جامعہ رشیدیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد اشفاق حبیب، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالغنی فرقانی، مولانا محمد عمران اشرفی، قاری نصیر احمد اور قاری نذیر احمد نے شرکت وخطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے قاری نصیر احمد اور قاری نذیر احمد نے مثالی محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱؍مئی ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب جامع مسجد قبا تحصیل کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت حذیفہ خالد، قاری محمد اکرام، ہدیہ نعت مولانا عمران نقشبندی، مولانا عثمان قصوری، شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی نے پیش کیا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد

ضلعی مبلغ نے نقابت کی۔ مولانا محمد رضوان عزیز اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مولانا عبدالحق نے فضیلت للبنات کی طالبات کی دوپٹہ پوشی کی۔

ختم نبوت کانفرنس مرکزی مسجد سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۱رمئی ۲۰۲۲ء کو مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت امیر عالمی مجلس سکھر قاری جمیل احمد بندھانی منعقد ہوئی۔ بعدنماز مغرب مقامی علماء کرام اور لاڑکانہ کے مبلغ مولانا ظفراللہ سندھی کا بیان ہوا۔ بعدنماز عشاء سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف والے، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، قاری جمیل احمد بندھانی، امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری ناظم عالمی مجلس سکھر مولانا عبداللطیف اشرفی تھے۔ علماء کرام کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن پنو عاقل

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد پنو عاقل ۲۲رمئی ۲۰۲۲ء بعدظہر تا عصر علماء کنونشن منعقد ہوا جس کی سرپرستی قاری خلیل الرحمٰن اندہڑ، صدارت مولانا سائیں غلام اللہ ہالیجوی نے فرمائی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، امیر مرکزیہ حضرت پیرحافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ نقابت حافظ عبدالغفار شیخ نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرانتظام ۲۲رمئی ۲۰۲۲ء اقصیٰ مسجد غلہ منڈی گھوٹکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سرپرستی سید نورمحمد شاہ، صدارت مولانا محمد عظیم بھٹو اور نگرانی مولانا یوسف شیخ نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن جوانہ بنگلہ ضلع مظفرگڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوآنہ بنگلہ ضلع مظفرگڑھ کے علماء کرام کا کنونشن بمقام مدرسہ رحمت للعالمین موضع عیسیٰ والا تحصیل احمد پور سیال میں ۲۸رمئی ۲۰۲۲ء بعدنماز عشاء منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری فاروق حیدر کی تلاوت کلام پاک اور مہر عابد کی نعت مقبول سے ہوا، مولانا فاروق، مولانا صفدر معاویہ اور مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خطابات ہوئے۔ نقابت مولانا صابر نے کی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے قاری محمد طارق نے بھرپور کاوش کی۔

چناب نگر میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

۳۱ر مئی ۲۰۲۲ء کو چناب نگر میں بھائی محمد تنویر نے قادیانیت و مرزائیت پر لعنت بھیج کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا توصیف احمد کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔ الحمدللہ علی ذالک! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نومسلم کو قادیانی سازشوں کے خلاف ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی گی۔ علاقہ کے مکینوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

راجن پور میں والد اور بیٹی کا قادیانیت پر لعنت بھیج کر قبول اسلام

راجن پور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر صاحبزادہ جلیل الرحمٰن صدیقی، ممتاز قانون دان نصراللہ قریشی اور سید خرم رضوی ایڈووکیٹ کی کوششوں اور محنتوں سے مقصود احمد اور ان کی صاحبزادی ایمن کنول قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام میں داخل ہوگئے۔ مولانا قاری صدیق احمد طارق نے کلمہ طیبہ پڑھایا۔

قادیانیت اور علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

امت کے جن اکابر نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے محنتیں کی ہیں، سب سے زیادہ امتیازی شان حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل تھی اور دارالعلوم دیوبند کا پورا اسلامی اور دینی مرکز انہی کے انفاس مبارکہ سے اس شجرۂ خبیثہ کی جڑوں کو کاٹنے میں مصروف رہا۔ قادیانیوں کے شیطانی وساوس اور زندیقانہ دسائس کا امام العصر نے جس طرح تجزیہ کر کے ان پر تنقید کی اس کی نظیر تمام عالم اسلام میں نہیں ملتی۔ حضرت مرحوم نے خود بھی کتابیں لکھوائیں اور ان کی پوری نگرانی و اعانت فرماتے رہے۔ میں نے خود حضرت سے سنا کہ: ''جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ کہیں دین محمدی (علی صاحبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے۔'' فرمایا: ''چھ ماہ کے بعد میں مطمئن ہوگیا کہ ان شاءاللہ! دین باقی رہے گا اور یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔'' میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اس فتنہ پر اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت امام العصر کو۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں ایک زخم ہوگیا ہے۔ جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے۔ جب مرزا کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے: ''لعین ابن لعین لعین قادیان'' اور آواز میں ایک عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی۔ فرماتے تھے کہ: ''لوگ کہیں گے کہ یہ گالیاں دیتا ہے۔'' فرمایا کہ ہم اپنی نسل کے سامنے اپنے اندرونی درد دل کا اظہار کیسے کریں۔ ہم اس طرح قلبی نفرت اور غیظ وغضب کے اظہار کرنے پر مجبور ہیں۔

(مولانا بنوری، المقدمات البنوریہ ص۳۳۰)

فرما گئے یہ ہادیٔ لانبی بعدی
اسلام زندہ باد
تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد
عظیم الشان
ایمان افروز
ختم نبوۃ کانفرنس
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
آیئے اور ایمان بڑھایئے
بمقام
باغ جناح شاہراہِ قائد کراچی
1 ستمبر 2022ء
بروز جمعرات بعد نماز مغرب
خواجہ عزیز احمد
زیر صدارت
حضرت مولانا پیر طریقت رہبر شریعت
حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

عظیم الشان
سہ روزہ
ختم نبوۃ کورس
15 جولائی بروز جمعۃ المبارک
16 جولائی بروز ہفتہ
17 جولائی بروز اتوار
اوقات کلاس
8 بجے تا 12
فقید المثال
آئیے اور ایمان بڑھائیے
بمقام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ترناب روڈ چارسدہ
حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ شاہ صاحب
حضرت مولانا پیر حب اللہ جان حقانی
حضرت مولانا سید محمد گوہر شاہ صاحب
مجاہد ختم نبوۃ
حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب حفظہ اللہ
فاضل نوجوان
مرکزی رہنما
ماہر علم الکلام
حضرت مولانا مفتی محمد سجاد الحجابی صاحب حفظہ اللہ
شیخ الحدیث
مردان
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چارسدہ
0312-9168184
0300-9002412
0313-9575141

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108